بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (صحیح بخاری)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دیتا ہے۔

دعوت فکر و نظر

اے اسلام کے دعویدارو!

تمہارا اللہ ایک، رسول ایک، قرآن ایک

دین ایک، قبلہ ایک اور تمہاری اُمت ایک

تو تم سب ایک کیوں نہیں؟

جماعت المسلمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

متوجہ ہوں!

اللہ کی محبت کا دم بھرنے والو، پیغمبر آخر الزمان کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرنے والو اپنے دل میں اللہ کا خوف جاگزین کرنے آخرت کی فکر کرتے ہوئے تعصب کی عینک اتار کر اندھی عقیدت کی پٹی کو آنکھوں سے کھول کر، جانبداری اور ہٹ دھرمی کے خول سے باہر نکل کر تقلید شخصی اور فرقہ وارانہ ذہنیت کو پس پشت ڈال کر، خالص نیت اور دل کی گہرائیوں کے ساتھ بلکہ نہایت سنجیدگی اور تدبر کے ساتھ اگر آپ اس کتابچے "دعوت فکر ونظر" کا مطالعہ کریں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ اس پرفتن دور میں اللہ تعالیٰ آپ کی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی نہ فرمائے، یاد رہے ہر شخص نے اپنا حساب اور جواب خود دینا ہے وہاں کوئی مولوی یا مذہبی ٹھیکیدار کام نہیں آئے گا، ابھی بھی کچھ نہیں گیا، آگے بڑھیئے حق کی تلاش اور حق کے مطالعے میں بخل سے کام نہ لیجئے۔حق پر عمل پیرا ہو کر دنیا وآخرت میں سرخرو ہو جایئے۔

نہیں معلوم موت کا فرشتہ کب آدبوچے پھر سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں ملے گا۔

فقط آپکا خیر خواہ حاجی محمد صادق بہاولپور

کتابچہ منگوانے کا پتہ جماعت المسلمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جماعت المسلمین کے امتیازی اوصاف

جماعت المسلمین اللہ تعالیٰ کے ساتھ (ذات، صفات اور حقوق میں) ذرہ برابر بھی شرک کو ظلم عظیم اور نا قابل بخشش گناہ سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کو فرض ان کے احکامات کو نہایت ضروری اور ترک سنت کو گناہ سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کو ہی صرف اسلام سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین اعلائے کلمۃ اللہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے جہاد کو ضروری سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین ختم نبوت کے انکار کو کفر اور اللہ کے رسول ﷺ کی محبت کو جزوایمان سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین کا ضابطۂ حیات صرف دین اسلام ہے اس کا کسی بھی فرقے، مذہب، مسلک اور مکتبِ فکر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جماعت المسلمین میں شامل ہر فرد صرف اور صرف مسلم ہے اس کا کوئی فرقہ وارانہ نام ہے اور نہ کوئی فرقہ وارانہ کام اور نہ ہی کوئی فرقہ وارنہ پہچان۔

جماعت المسلمین امیر کی اطاعت اور بیعت کو لازمی سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین اللہ کے رسول ﷺ کی مخالفت اور توہین رسالت تو کجا بلکہ ذرا سی بے ادبی اور گستاخی کے تصور کو بھی کفر سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین ہی ایک ایسی اجتماعیت ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کے دور مبارک کی اجتماعیت جماعت المسلمین ہی سے موسوم ہے باقی سب خود ساختہ اور یہی ایک ایسی اجتماعیت ہے جس کے ساتھ وابستہ رہنے کا حکم رسول موجود ہے۔

جماعت المسلمین دین کے نام سے جو کچھ پیش کرتی ہے اسکا انکار کفر ہے۔

جماعت المسلمین کو چھوڑنا بلکہ مخالفت بھی کرنا اسلام کو چھوڑنا اور جاہلیت کی موت کو دعوت دینا ہے۔

جماعت المسلمین فرقہ واریت اور تقلید مطلق (اندھی اور شخصی) تقلید کو شرک سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین طاغوت، فرقہ بندی، اختلافات، جمہوریت، اور فتویٰ بازی سے سخت بیزار ہے۔

جماعت المسلمین دین کی سربلندی کیلئے دعوت وتبلیغ کو نہایت ضروری سمجھتی ہے۔ اور اس سلسلے میں آنے والی تکالیف پر صبر کی تلقین کرتی ہے۔

جماعت المسلمین بدعت کو گمراہی اور عصبیت کو جاہلیت سمجھتی ہے

جماعت المسلمین صحابہ کرامؓ، اولیاء اللہ اور شعائر اللہ کا ادب واحترام ضروری سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین اسلام کے معاشی نظام کو سود سے پاک ماحول کو دہشت گردی سے پاک معاشرے کو رشوت سے پاک اور اعمال کو رسم ورواج سے پاک رکھنے پر یقین رکھتی ہے۔

جماعت المسلمین علم وعمل کو یکساں اہمیت دیتی ہے۔ اور دین اسلام کی ہر گوشے پر عمل کرنے کی ضروری سمجھتی ہے۔

جماعت المسلمین کی منزل خلافت علیٰ منہاج النبوت ہے، جمہوریت، سوشلزم، سکولرزم اور بادشاہت نہیں۔

شعبہ نشر واشاعت جماعت المسلمین

کھوکھرا پار 2½ نمبر کراچی فون:4507305

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

جماعت المسلمین کی دعوت اسلام کی دعوت ہے۔ جماعت المسلمین کا تعلق کسی فرقہ سے نہیں اور نہ جماعت المسلمین کا کسی فرقہ وارانہ مذہب سے کوئی تعلق ہے، جماعت المسلمین کا نہ کوئی مکتبہ فکر ہے اور نہ کوئی مسلک جماعت المسلمین کا منہاج دین ہے اور وہ دین اسلام ہے۔

جماعت المسلمین میں فرقہ وارانہ مذاہب کے ماننے والے نہیں پائے جاتے یعنی جماعت المسلمین فرقوں کا معجون مرکب نہیں ہے۔ جماعت المسلمین میں جو شخص بھی داخل ہوتا ہے وہ صرف مسلم ہوتا ہے۔ وہ صرف قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے احکام کا پابند اور توحید و سنت کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔

جماعت المسلمین کے مقاصد وہی ہیں جو اسلام کے مقاصد ہیں یعنی اعلائے کلمۃ الحق، شرک و بدعت کا استحصال، فرقوں کے وجود کو ختم کرنا، طبقات، قوم، وطن، زبان اور صوبہ واریت کے بتوں کو توڑ کر پھینک دینا، آپس میں ایک دوسرے سے صرف اللہ ذوالجلال والاکرام کے لئے محبت کرنا وغیرہ وغیرہ۔

جماعت المسلمین جن اہم اور بنیادی نکات کی طرف دعوت دیتی ہے وہ مختصراً درج ذیل ہیں

(1) ہمارا حاکم صرف ایک یعنی اللہ تعالیٰ

حاکم سے مراد وہ حاکم ہے جس کی حکومت ازلی وابدی ہو، جس کی اطاعت لامحدود اور غیر مشروط ہو، جو قانون ساز ہو، جس کا قانون کامل ہو، جس کی عبادت اور اطاعت تخلیق کا مقصد ہو، حلال وحرام کرنا جس کا حق ہو، جس کی رضاء کا حصول اعمال صالحہ کا مقصد ہو، جس سے تعلق آپس کی محبت کی بنیاد ہو وغیرہ وغیرہ۔

آیئے ہم سب ایک اللہ کو حاکم مانیں اور ایک ہو جائیں

(2) ہمارا امام صرف ایک یعنی محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم

امام سے مراد وہ امام نہیں جو نماز پڑھاتا ہو، امام سے مراد وہ امام نہیں جو کسی فن میں مہارت رکھنے کی وجہ سے اس فن میں امام کہلاتا ہو، امام سے مراد وہ امام نہیں جو امیر یا حکمراں ہو، امام سے مراد وہ امام بھی نہیں جو کسی نیکی یا تقویٰ میں پہل کرنے کی وجہ سے دوسروں کے لئے پیش رو بن جائے۔

بلکہ

امام سے مراد وہ امام جس کو اللہ تعالیٰ نے منصب امامت پر سرفراز فرمایا ہو جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہو، جس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو، جس کا ہر حکم واجب الاتباع ہو، جس کا ہر جملہ ضابطۂ حیات کا جزو ''اَلایَنفِکُ'' ہو، جس کی حدیث قرآن مجید کی واحد مستند تفسیر ہو، جس کا عمل اسوۂ حسنہ ہو، جس کی پیروی فرض ہو جس کی امامت دائمی ہو، جس کی ہر دینی بات وحی ہو، جو معصوم ہو اور جس سے دینی بات میں غلطی کا صدور ناممکن ہو، جس کو اپنے تمام اختلافات میں حکم ماننا واجب ہو، جس کے فیصلہ کو بے چوں و چرا تسلیم کرنا تقاضائے ایمان ہو، جس کے فیصلہ کو بے چوں و چرا اور خوش دلی سے تسلیم نہ کرنا کفر ہو، دینی معاملات میں جس کا فیصلہ آخری سند ہو، جس کی اطاعت و پیروی سے ولائت ملتی ہو، جو مزکی اور معلّم کتاب وحکمت بنا کر بھیجا گیا ہو، جس کے قول وفعل کی مخالفت فتنۂ عظیم اور عذاب الیم کی موجب ہو، جو صراط مستقیم پر قائم ہو اور صراط مستقیم کی دعوت دیتا ہو، جو سراج منیر یعنی روشن چراغ ہو جس کی روشنی سے ضلالت کی تاریکیاں معدوم ہو جاتی ہو، جو صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو اور تبلیغ حق میں نڈر اور دلیر ہو، جو تقیہ کر کے حق پر پردے نہ ڈالتا ہو، جو قصر نبوّت کی آخری اینٹ اور سلسلۂ انبیاء کی آخری کڑی ہو، جس کے بعد قیامت تک کسی کا نبی بننا ناممکن ہو، جس کی گھریلو زندگی اور بیرونی زندگی ایک کھلی کتاب ہو، جو ہر شعبۂ زندگی میں مشعل راہ ہو، جس کی اتباع مقصد ہو اور جس کے لیے ان تمام

خصوصیات پر قرآنی شہادت وسند موجود ہو۔

آیئے محمد رسول اللہ صلّی علیہ وسلم کو واحد واجب الاتباع امام مان کر ہم سب ایک ہو جائیں۔

(3) ہمارا دین صرف ایک یعنی اسلام

اللہ تعالیٰ ہمارا حاکم ہے، ہمارا بادشاہ ہے، عبادت واطاعت صرف اس کا حق ہے، محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ہمارے اِمام ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم واحد ذریعہ اور واسطہ ہیں، جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو قانون، جو ضابطۂ حیات ہمارے لئے بھیجا ہے اسے دین کہتے ہیں اور اس دین کا نام اسلام ہے۔

جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور قانون یا ضابطہ کی پیروی کرتا ہے تو وہ قانون یا ضابطہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول نہیں۔

اسلام ایک کامل دین اور مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ دین اسلام رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کامل ہو گیا تھا، کامل چیز میں مزید کوئی چیز شامل نہیں ہو سکتی لہٰذا فتوؤں کے لئے اس دین میں کوئی گنجائش نہیں۔

دین اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے ہمیں مُنزّل من اللہ کی پیروی کا حکم دیا تھا۔ مذاہب بعد میں بنے لہٰذا ان کی پیروی اسلام نہیں، کچھ اور ہے، فرقہ بندی کو ختم کرنے کیلئے فرقہ وارانہ مذاہب کو ختم کرنا ہوگا۔

آیئے ہم سب مل کر صرف منزّل من اللہ دین اسلام (یعنی قرآن وحدیث) کی پیروی کریں اور ایک ہو جائیں۔

(4) ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم

تمام ایمان والوں کا نام صرف ایک ہے اور وہ ''مسلم'' ہے، یہ نام اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔
اس نام کے ہوتے ہوئے دوسرے نام رکھنا فرقہ واریت کو جنم دینا ہے۔

گذشتہ اُمتوں میں بھی ایمان والوں کا یہی نام تھا، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صرف یہی ایک نام تھا۔

آیئے ہم سب اپنا نام ''مسلم'' رکھ کر ایک ہو جائیں اور فرقہ بندی کو ختم کر دیں۔

(5) ہماری محبت کی بنیاد صرف ایک یعنی اللہ تعالیٰ

محبت کی بنیادیں مختلف ہوا کرتی ہیں، کبھی محبت کی بنیاد رشتہ ہوتا ہے، کبھی کسی کام میں شرکت ہوتی ہے، کبھی خوبصورتی ہوتی ہے، کبھی قومیت ہوتی ہے، کبھی وطن ہوتا ہے لیکن مسلم کی محبت کی بنیاد اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔

مسلم کو سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے لہٰذا ان تمام وجوہ جن کی بنیاد پر کسی سے محبت کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے کی وجہ سب سے زیادہ شدید اور عظیم ہونی چاہیے۔

آیئے ہم سب آپس میں ایک دوسرے سے اللہ کے لئے محبت کریں اور اس محبت کو تمام محبتوں پر ترجیح اور فوقیت دیں اور سب مل کر ایک ہو جائیں۔

اٹھیئے قوم پرستی، خاندان پرستی، وطن پرستی کے بتوں کو توڑ دیجئے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض کو دستاویز بنایئے۔

(6) ہمارے فخر کا سبب صرف ایک یعنی ایمان

فخر کے اسباب بہت سے ہو سکتے ہیں مثلاً نسب، وطن، زبان، قابلیت، طاقت، سیاست، اقتدار اور حسن وغیرہ لیکن فخر کے یہ تمام اسباب فانی ہیں، ان میں سے کوئی بھی آخرت میں کام آنے والا نہیں، آخرت میں کام آنے والی چیز صرف ایمان ہے، یہی وہ چیز ہے جس پر ایک مسلم کو فخر کرنا چاہئے، اسی کی بنیاد پر معاشرہ کی تشکیل کرنی چاہئے اور اسی کی بنیاد پر محبتوں کو استوار کرنا

چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ایک ہے تو اس کی جماعت بھی ایک ہونی چاہیئے ، یہ ہے وحدت ملت کا وہ سبق جس کو ہم بالکل بھول گئے۔ ملک ،قوم ، زبان اور وطن پر فخر کرنے لگے، پہلے ملکی بعد میں مسلم بننے پر ناز کیا جانے لگا۔ کافروں کی نقالی میں ہمارے ہاں بھی مادر وطن نے جنم لیا۔

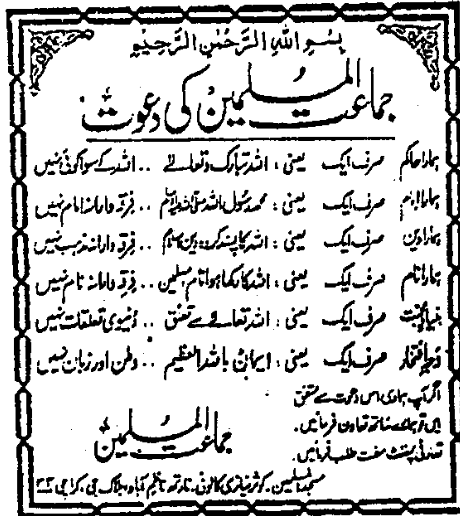
مسلمین میں ملکی ، سیاسی ، نسلی ، قومی ، لسانی ، ثقافتی ،صوبائی یا وطنی حدود قائم کرنا اسلامی اصول کو مسخ کرنا ہے، وطن پرستی سے اسلامی معاشرہ کی بنیادیں ہل جاتی ہیں۔ وحدتِ ملت کا سبق قصۂ پارینہ بن جاتا ہے، امت مسلمہ عصبیت کا شکار ہو جاتی ہے اور عصبیت کی خاطر ایک دوسرے سے لڑ کر اپنی قوت کو پارہ پارہ کر لیتی ہے۔ آیئے اور سب مل کر ایک ہو جایئے ، وطن اور زبان کو تفریق کا سبب نہ بنایئے ، اپنے ایمان اور اسلام پر فخر کیجئے۔

آیئے اور احیائے اسلام ، اعلائے کلمۃ الحق اور دنیا کے چپہ چپہ پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے کی کوشش میں جماعت المسلمین کے ساتھ تعاون کیجئے۔

نوٹ :۔مندرجہ بالا چھ نکات میں سے ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ پمفلٹ بھی مرتب کیے گئے ہیں، تفصیلی معلومات کے لئے ان کا مطالعہ کیجئے

مسعود احمد

امیر جماعت المسلمین



ہمارے عقائد

اللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ ایک ہے، اکیلا ہے، نرالا ہے، نہ کوئی اس کی ذات میں شریک ہے، نہ اس کی صفات میں اس کا شریک ہے، نہ اس کے حقوق میں اس کا شریک ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے، نہ اس کی بیوی ہے، اس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہا، وہ حلول نہیں کرتا، وہ انسانی شکل میں آتا۔ اس کی تمام صفات ذاتی ہیں، اس کی ہر صفت کامل ہے، اس کی ہر صفت کے کمال کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے، اس میں کبھی کمی نہیں آتی۔

محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم:

محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول اور آخری نبی ہیں۔ اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ ختم ہو گیا، اب جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا، مکّار اور دجّال ہے مثلاً مسیلمہ، اسود، مرزا غلام قادیانی وغیرہ دجّال تھے اور ان کو نبی ماننے والے کافر۔

محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے شارح ہیں، آپ کی تشریح کے خلاف قرآن مجید کی تشریح کرنے والا اسلام سے خارج ہے، آپ کی زبان مبارک سے صرف حق بات نکلتی تھی، آپ کی ہر دینی بات وحی ہوتی تھی، آپ کا ہر فعل اور ہر قول دین کا ماخذ اور ضابطۂ حیات ہے، آپ اللہ تعالیٰ کے خلیل، کلیم اور حبیب ہیں، آپ کی پیروی کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب اور ولی ہوتا ہے، آپ کی اطاعت اور اتباع کے بغیر ہدایت نہیں مل سکتی، دین ہمہ اوست کا آپ ہی مصداق ہیں، واجب الاطاعت اور واجب الاتباع امام کو نہ کوئی پہنچا ہے اور نہ پہنچے گا، آپ کے مرتبہ کو گھٹانے والا، آپ کو بڑے بھائی کا درجہ دینے والا، آپ کی طرف بحران کو منسوب کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

خلاصہ:

اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ہمارے دین و ایمان اور اسلام کی بنیاد ہیں، لَآ اِلٰہَ

اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدُ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے مختصر سے جملوں میں انہی باتوں کا اظہار ہے گویا سمندر کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ کفر سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہونے والا ان دو ہستیوں پر اپنے ایمان کی شہادت دے کر ہی مسلم ہوتا ہے یعنی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا للّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُ پڑھ کر ہی دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے۔

قرآن مجید اور حدیث شریف:

قرآن مجید اور حدیث نبوی حجت شرعیہ اور ماخذ قانون ہیں۔ انہی دو چیزوں میں اسلام کی تکمیل ہوئی تھی اور آج بھی انہی دو چیزوں میں دین اسلام کامل حالت میں محفوظ ہے۔ اجماعِ صحابہ حکماً حدیث ہی کی ایک قسم ہے۔ قرآن مجید یا حدیث کا انکار کرنے والا، ان کو حجت شرعیہ اور ماخذ قانون نہ ماننے والا کافر ہے۔

انبیاء ورُسل اور کتب سماوی:

ہم تمام انبیاء اور رسولوں پر بلا کسی تفریق کے ایمان رکھتے ہیں نبیوں پر جو کتابیں نازل ہوئیں ان پر ایمان رکھتے ہیں۔ مثلاً قرآن مجید، توریت، انجیل، زبور وغیرہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتابیں مانتے ہیں۔

محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو بھی منزّل من اللہ مانتے ہیں۔

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آسمان پر زندہ اٹھالیا گیا تھا اور اب وہ پھر قیامت کے قریب نازل ہوں گے اور دین اسلام کے قیام کے سلسلہ میں بھرپور کوشش کریں گے، تمام ادیان باطلہ کا استحصال کریں گے، وہ نبی بھی ہوں گے اور رسول بھی اور اسی نبوت اور رسالت کے ساتھ تشریف لائیں گے جو نبوت اور رسالت انہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت سے پہلے ملی تھی۔

صحابہ کرام:

صحابہ کرام بہترین قسم کے مومن ومسلم تھے، ہم ان میں سے کسی کے متعلق برا گمان نہیں رکھتے۔ وہ سب حق پر تھے۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بڑے رحیم تھے، وہ آپس

میں نہ لڑتے تھے اور نہ لڑے، بعض کتب تواریخ میں جو افسانے ان کی طرف منسوب ہیں اور جن سے ان کی شانِ صحابیت مجروح ہوتی ہے ہم ان تاریخی افسانوں کو جھوٹ سمجھتے ہیں فضیلت اور مرتبہ کے لحاظ سے ان میں سرفہرت ابتدائی چار خلیفہ ہیں۔

اولیاءکرام:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''خبردار! اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ کوئی غم یعنی جو لوگ ایمان لائے اور متقی رہے (یونس ۶۲، ۶۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! جو شخص میرے ولی سے دشمنی رکھے تو میرا اس سے اعلان جنگ ہے (صحیح بخاری)

لہٰذا ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام اولیاء اللہ واجب الاحترام ہیں۔

آئمہ دین:

تمام آئمہ دین واجب الاحترام ہیں، دین کے سلسلہ میں ان کی خدمات امت پر ایک بہت بڑا احسان ہے، مثلاً امام سعید بن میبؒ، امام عطاء بن ابی رباحؒ، امام حسن بصریؒ، امام سفیان عینیہ، امام سفیان ثوریؒ، امام زہریؒ، امام عبداللہ بن مبارکؒ، امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبل، امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابوداوٗدؒ، امام نسائیؒ، امام ترمذیؒ، امام بن ماجہؒ، وغیرہ وغیرہ

امام احمد بن حنبل کو ہم شرک سے مبرّا اور بڑا پکا موحد مسلم سمجھتے ہیں، ہم تو کسی امام کو مدلس بھی نہیں مانتے اس لئے کہ مدلس حدیث کے غیب کو چھپا کر گھڑی ہوئی حدیث کو صحیح حدیث باور کراتا ہے اور اس طرح اسلام میں وہ چیز داخل کرتا ہے جو اسلام میں نہیں ہوتی، مدلس گویا ایک قسم کا چور اور دھوکے باز ہوتا ہے، امام ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔

فرقہ بندی:

ہم فرقہ بندی کو حرام سمجھتے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرقہ بندی کی

ممانعت کی ہے اور ایک جماعت بن کر رہنے کی ہدایت کی ہے فرقہ بندی کو سب لعنت سمجھتے ہیں اور اس کو ختم کرنے کی نہ صرف تمنا کرتے ہیں بلکہ کھلے الفاظ میں اس کو کالعدم کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ ہم بھی عملاً فرقہ بندی کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ فرقہ بندی ختم ہونی چاہیے ہمارا قصور صرف اتنا ہے کہ ہم کسی کو کافر نہیں کہتے، ہم تو بس صرف اتنا کہتے ہیں کہ جو کچھ ان کے پاس ہے وہ حق نہیں ہے، حق تو بس قرآن مجید اور حدیث شریف ہے۔ اسلام انہی دو چیزوں میں ہے۔ ان کے باہر اسلام نہیں۔

ہمارا دین:

ہمارا دین صرف اسلام ہے، ہمارا نام اللہ تعالیٰ نے مسلم رکھا تھا ہم صرف اسی نام سے اپنے کو موسوم کرتے ہیں۔ خود ساختہ نام رکھ کر الجماعۃ سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتے، ہم پر اتہام لگانے والوں سے گذارش ہے کہ ہم کو قریب سے آکر دیکھیں اور بتائیں کہ ہمارا کون سا عمل اسلام یعنی قرآن مجید یا حدیث شریف کے خلاف ہے۔ احکام وسنن جن کو متروک کر دیا گیا تھا ہم ایک ایک کر کے ان کا احیاء کر رہے ہیں مثلاً امام کا مقتدیوں کی صفوں کو سیدھا کرنا، جمعہ کے خطبہ میں سورۂ قٓ کی تلاوت کرنا، خطبہ مختصر دینا، اسی نام کو اختیار کرنا جو اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا، شروع نماز میں اور رکوع سے پہلے سکتہ کرنا، عید کی نماز کو عورتوں پر بھی لازم قرار دینا، عید کی نماز میں سورۂ قٓ اور سورۂ قمر کی تلاوت کرنا، جمعہ کی آذان مسجد کے دروازے پر دینا، جوتیاں بیٹھ کر پہننا، سیدھے ہاتھ سے لینا اور دینا، ملاقات کے بعد اگر درمیان میں کوئی چیز آجائے مثلاً دیوار، درخت وغیرہ تو پھر سلام کرنا، مصافحہ کے وقت الحمد للہ کہنا، تین انگلیوں سے کھانا، کھانا کھانے کے بعد رکابی کو بالکل صاف کر دینا وغیرہ۔

جماعت المسلمین (رجسٹرڈ)

مسجد المسلمین، کوثر نیازی کالونی بلاک جی نارتھ ناظم آباد، کراچی ۳۳

مسجد المسلمین گیلان آباد، بس اسٹاپ کھوکھراپار $2\frac{1}{2}$ ملیر توسیعی کالونی کراچی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دعوت توحید

اُمت میں اس وقت متعدد فرقے پائے جاتے ہیں۔ ہر فرقہ " كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ" کے بمصداق اپنے عقائد اور اعمال کو حق سمجھتا ہے اور ان پر پوری طرح سے مطمئن اور مگن ہے، عقائد اور اعمال کے لحاظ سے ہر فرقہ دوسرے فرقے سے کافی حد تک مختلف ہے لیکن عقائد اور اعمال کے اس عظیم الشان اختلاف کے باوجود ان تمام فرقوں میں کچھ قدریں مشترک ہیں جن پر سب کا اتفاق ہے اور یہی وہ قدریں ہیں جن پر تمام فرقوں کو جمع ہونے کی دعوت با آسانی دی جا سکتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قدر مشترک رکھنے والوں کو اسی اصول پر مجتمع ومتحد ہونے کی دعوت دی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:۔

قُلْ يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ○ (آل عمران ۶۴)

(اے رسولؐ، ان سے) کہیے :اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں مشترک ہے، (وہ یہ) کہ ہم اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے ساتھ ذرا سا بھی شرک نہ کریں اور اللہ کے علاوہ (آپس میں) ایک دوسرے کو اپنا ربّ نہ بنائیں، پھر اگر یہ (اس دعوت سے) منہ موڑیں تو (اے مسلمین ان سے) کہہ دو (کہ اے اہل کتاب) تم گواہ رہنا کہ ہم تو مسلم ہیں (ہم ان اصولوں کو مانتے بھی ہیں اور ان پر کاربند بھی ہیں)

مذکورہ بالا دعوت کا لُبِّ لُباب یہ ہے کہ اللہ پرستی اختیار کرو، شخصیت پرستی چھوڑ دو اور یہ حقیقت ہے کہ فرقہ بندی کی ابتداء اللہ پرستی چھوڑنے، نبی کی تعلیمات سے منہ موڑنے اور شخصیت پرستی اختیار کرنے سے ہوتی ہے، کسی شخص سے عقیدت جب غلو کی حد تک پہنچ جائے یعنی جب اسکے قول اور فعل کو حق بلکہ

معیارِ حق سمجھ لیا جائے تو پھر یہ عقیدت شخصیت پرستی کے مترادف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کی ممانعت اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت میں فرمائی ہے، آیت کا مفہوم بالکل واضح ہے یعنی جب کسی شخص کو عقیدت و احترام کا اتنا بلند مقام دیا جائے کہ اس کی بات کو حتمی و قطعی سمجھا جائے تو گویا اس کو رب بنانا ہے اور یہ فعل ایک قسم کا شرک ہے، دینی معاملات میں فیصلہ کرنے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور یہ چیز توحید کے مسلمہ اصولوں میں سے ایک اصول ہے اور اس کا ماننا شرط ایمان ہے۔

ہم امت کے تمام فرقوں کو اس اصول توحید کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامِ شرعیہ قرآن اور حدیث کے اندر محفوظ و مکمل ہیں اور قرآن اور حدیث تقریباً تمام فرقوں میں مشترک ہیں لہٰذا تمام فرقوں کو ہماری دعوت یہ ہے کہ وہ ان مشترک قدروں پر جمع ہو جائیں، تمام فرقہ بندیوں کو ختم کر کے ایک مرکز پر آجائیں، صرف اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو تسلیم کریں، صرف قرآن اور حدیث پر عمل کریں، تمام فرقہ وارانہ امتیازی ناموں کو ختم کر کے اپنے کو صرف مسلم کہیں، تمام فرقہ وارانہ مذاہب کو یکسر مٹا دیں اور صرف دین اسلام کو اپنا دین مانیں، فرقہ وارانہ مذاہب کو باقی رکھنا گویا کئی اسلام بنانا ہے حالانکہ اسلام صرف ایک ہے۔ آیئے صرف ایک اسلام کو مانیں جو قرآن و حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اِنِّی قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ (رواہ الحاکم فی کتاب العلم المستدرک جزو اول ۹۳ وسندہ حسن التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء اول ۶۶)

اے لوگو، میں تم میں ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب اس کے نبی کی سنت۔

جب کتاب اللہ اور سنت رسول ہی کو مضبوطی سے پکڑنے سے گمراہی سے بچا جا سکتا ہے تو آیئے کتاب اللہ اور سنت نبوی کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور سب ایک ہو جائیں صرف قرآن مجید اور حدیث نبوی کی اشاعت کریں قرآن مجید اور حدیث نبوی پر عمل کرنے کی دعوت دیں، قرآن مجید اور حدیث نبوی کی اشاعت کریں قرآن مجید اور حدیث نبوی کی عملی اور علمی طور پر حفاظت کریں، قرآن مجید اور حدیث نبوی کے خلاف کسی کی بات نہ مانیں۔

اوپر ہم یہ بات بتا چکے ہیں کہ کسی شخص کو عقیدت اور احترام کا اتنا بلند مقام دینا کہ اس کی بات کو قطعی اور واجب التعمیل سمجھا جائے اس کو ربّ بنانا ہے۔ اب ہم اس کی مزید وضاحت کرتے ہیں:۔

اہل کتاب اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ آپس میں ایک دوسرے کو اپنا ربّ نہیں بنانا چاہیے، ربّ

صرف اللہ تعالیٰ ہے، اس کے علاوہ کوئی ربّ نہیں۔ ان کے اسی اقرار کو بنیاد بنا کر اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو مسلمین میں اور تم میں مشترک ہے یعنی جس کو مسلمین بھی تسلیم کرتے ہیں اور تم بھی تسلیم کرتے ہو۔ اہل کتاب کا اس اصول کو تسلیم کرنا صرف ان کی زبانوں پر تھا، عملاً وہ اس پر کاربند نہیں تھے بلکہ انہوں نے ایک دوسرے کو اپنا ربّ بنا کر رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ (التوبہ۔۳۱)	اہل کتاب نے اپنے علماء اور اپنے پیروں کو اللہ کے علاوہ اپنا ربّ بنا رکھا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی (ربّ بنا رکھا ہے)

بالکل یہی حال اس اُمت کے فرقوں کا ہے، وہ بھی زبان سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو اپنا ربّ نہیں بنانا چاہیئے یعنی کسی شخص کو رائے اور قیاس کو شریعت کا درجہ نہیں دینا چاہیئے، واجب التعمیل اور شرعی قانون صرف اللہ تعالیٰ کا حکم اور اس کا مقرر کردہ ضابطہ ہے جو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں محفوظ ہے، لیکن اس زبانی اقرار کے باوجود اہل کتاب کی طرح وہ بھی عملاً اس اصول پر کاربند نہیں ہیں اور اس کا زندہ ثبوت موجودہ فرقوں کا وجود ہے۔ اگر وہ عملاً بھی اس اصول کو تسلیم کرتے اور صرف قرآن مجید اور احادیث صحیحہ پر عمل پیرا ہوتے اور کسی شخص کی رائے اور اجتہاد کو دین میں داخل نہ کرتے تو آج یہ تمام فرقہ بندیاں نہ پائی جاتیں، کسی اصول کو محض زبان سے تسلیم کرنا اور عملاً اس سے روگردانی کرنا حقیقت پسندی کے خلاف ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل کی گہرائیوں سے یہ اصول تسلیم نہیں ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ اصولاً جس ذات یا شخصیت کو وہ آخری سند قرار نہیں دیتے، کس طرح عمل کی دنیا میں اسی کو آخری سند قرار دے دیتے ہیں، ایسے لوگوں کو جب قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو وہ عقیدت کے جذبہ سے سرشار ہو کر دل میں ایک قسم کی بیزاری محسوس کرتے ہیں گویا عقیدت کا یہ جذبہ انہیں اس شخصیت سے جس سے ان کو عقیدت ہوتی ہے بالاتر ہو کر سوچنے اور سمجھنے میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ وہ عقیدت میں اتنا کھو جاتے ہیں بالاترین ہستی کے فرمان کو عملاً نظر انداز کر دیتے ہیں غرض یہ کہ اہل کتاب کی طرح اصول تسلیم کرنے کے باوجود عملاً اس اصول سے انحراف کرتے ہیں اور جس شخصیت پرستی کا وہ اصولاً انکار کرتے ہیں اسی شخصیت پرستی کو عملاً اختیار کرتے ہیں۔ قول اور فعل کا یہ تضاد اور عقیدت میں اتنا غلو کیا ایمان کے منافی نہیں ہے؟

قارئین کرام، سوچئے کیا یہ صورت مستحسن ہے؟ آپ فرمائیں گے ہرگز نہیں تو پھر آیئے ہم سب مل کر اپنے قول و فعل میں اتحاد پیدا کریں اور جس اصول کو ہم محض رسماً زبان سے تسلیم کرتے ہیں اس کو دل کی گہرائیوں سے تسلیم کریں اور اپنے عمل کو اس اصول کا تابع بنائیں، کسی شخص کی رائے، قیاس فتوے اور اجتہاد کو آخری سند قرار نہ دیں بلکہ ہمیشہ قرآن مجید کی آیات اور احادیث صحیحہ کو آخری سند قرار دیں، قرآن مجید اور احادیث صحیحہ پر براہ راست عمل کریں، قرآن مجید اور حدیث بنوی ہی حجت شرعیہ ہیں، قرآن مجید اور حدیث نبوی ہی اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ قانون ہے، قرآن مجید اور حدیثِ نبوی ہی اللہ مالک الملک کا نازل کردہ ضابطۂ حیات ہے، قرآن مجید اور حدیث نبوی پر ہی عمل کرنے میں نجات ہے اور بس۔

اوپر ہم بتا چکے ہیں کہ اللہ ذوالجلال والاکرام نے اہل کتاب کو ایسی قدروں کی طرف دعوت دی جو مسلمین اور اہل کتاب میں مشترک تھی، یعنی (1) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں (2) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی قسم کا ذرا سا بھی شرک نہ کریں اور (3) ایک دوسرے کو اپنا ربّ نہ بنائیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

دعوت اِلی اللہ

وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلاً مِّمَّنۡ دَعَآاِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًاوَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَo (حٰمٓ السجدۃ۔۳۳)

اس شخص سے بہتر بات کس کی ہوسکتی ہے، جو دعوت اِلی اللہ دے اور عمل صالح کرے اور اس بات کا بھی اظہار کرے کہ میں مسلمین میں سے ہوں،

آیت بالا کا تقاضا ہے کہ ہر خاص و عام کو ایک ایسی بات کی دعوت دی جائے، ایسی بات سے روشناس کرایا جائے جس کی آج تک کسی نے وضاحت نہیں کی، جس کے نقصانات کو کسی نے اُجاگر نہیں کیا اور وہ ہے **فرقہ بندی یا فرقہ واریت، یہی ایک ایسا موذی مرض اور گھناؤنا جرم ہے کہ اس سے اسلام کی جڑیں کھوکھلی ہوجاتی ہیں اور اجتماعیت پارہ پارہ ہوجاتی ہے ارشاد ربانی ہے۔**

وَاعۡتَصِمُوۡ ابِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡاo (آل عمران۔۱۰۳)

اللہ کی رسی (دین اسلام) کو سب مل کر مضبوطی سے تھامے رہو اور فرقے فرقے نہ بنو۔

یہ ایسی دعوت ہے کہ کوئی ایمان والا اس سے انکار نہیں کرسکتا، اس میں اللہ ربّ العزت نے اپنے

ماننے والوں کو دو حکم دیئے ہیں، ایک کرنے کا اور ایک نہ کرنے کا، کرنے کا حکم یہ ہے مجھے الٰہ ماننے والو، خالق اور پروردگار تسلیم کرنے والو، میرے منتخب کردہ ضابطۂ حیات یعنی دین اسلام پر سب مل کر کاربند رہو، گویا کہ اسلام اور اجتماعیت لازم وملزوم ہے، اجتماعیت میں جو طاقت و برکت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیاوی نظام تعلیم میں بھی ابتدائی طور پر یہی باور کرایا جاتا ہے کہ اتفاق، اتحاد اور اجتماعیت میں برکت اور قوت ہے اور اختلاف وتفرقہ میں پشیمانی، ندامت اور ہلاکت ہے۔

ایک باپ جو زندگی کے آخری مراحل میں تھا، اس نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ تنکوں والی جھاڑو لاؤ، جھاڑو لائی گئی، باپ نے جھاڑو میں سے ایک ایک تنکا نکال کر سب بیٹوں کو دیا اور کہا کہ اس کو توڑو، بیٹوں نے تنکوں کو پلک جھپکتے میں توڑ دیا، باپ نے دوبارہ تنکوں پر مشتمل بندھی ہوئی جھاڑو بیٹوں کے حوالے کی اور کہا اب توڑو، سب بیٹوں نے باری باری زور لگایا لیکن (تنکوں کی اجتماعیت) جھاڑو نہیں ٹوٹی۔

باپ نے نصیحت کرتے ہوئے کہا، اگر تم نے آپس میں اختلاف کیا جدا جدا ہوئے اور بکھر گئے تو تمہاری طاقت ختم ہو جائے گی اور جھاڑو کے تنکوں کی طرح تم کو توڑ دیا جائے گا، اور اگر اتفاق واتحاد کے ساتھ مجتمع رہے، اختلاف سے بچ کر پارہ پارہ نہ ہوئے تو دنیا کی کوئی طاقت تم کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

سوچیئے! ایک باپ تو اپنی مختصر سی جمعیت کو پارہ پارہ نہیں ہونے دینا چاہتا تو کیا پوری کائنات کا مالک وخالق یہ چاہے گا کہ اس کے ماننے اور چاہنے والے فرقوں میں بٹ جائیں اور طاغوتی قوتیں انہیں تنکوں کی طرح توڑ کر ان پر باطل کو مسلط کر دیں۔ نہیں ہرگز نہیں؛ اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ جیسے میں الٰہ ایک ہوں میرا منتخب کردہ اسوۂ حسنہ یعنی رسول ﷺ ایک ہے، میرا مقرر کردہ ضابطۂ حیات دین اسلام ایک ہے اور قبلہ ایک ہے تو میرے ماننے والے بھی ایک ہی ہوں، ابتدائی آیت کا یہی تقاضا ہے اور درج ذیل آیت اس کی تفسیر ہے:

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ (مومنون ۵۲)	**اور (اے لوگو) یہ تمہاری جماعت بلاشبہ ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں لہٰذا مجھ ہی سے ڈرو**

دوسرا حکم جو مذکورہ آیت میں دیا گیا، وہ یہ ہے کہ اے میرے چاہنے والو میری محبت کا دم بھرنے والو اور مجھے مالک الملک ماننے والو تم متفرق جدا جدا گروہ گروہ اور فرقے فرقے نہ ہو جانا، اختلاف نہ کر بیٹھنا اور اگر اللہ نخواستہ اختلاف ہو جائے تو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتے

ہوئے اس کا حل تلاش کر لینا کیونکہ اختلاف تو ہو ہی جایا کرتا ہے۔ لیکن واضح دلائل اور حق ظاہر ہو جانے کے بعد فوراً اختلاف کو بھلا دینا ہی ایمان و اتحاد کا تقاضا ہے۔ یوں تو پہلے حکم میں ہی موجود ہے کہ اجتماعیت کو برقرار رکھنا یعنی پارہ پارہ نہ ہونے دینا لیکن مزید وضاحت اور تاکید کے طور پر وَّلَا تَفَرَّقُوْا کی تلقین کرنا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ تم اختلاف کو اپنی انا کا مسئلہ نہ بنانا، **اپنے اختلاف کو اسلام کے اندر فتنہ و فساد کی شکل نہ دینا، اختلاف کی بنیاد پر الگ الگ مذہب نہ تیار کرنا، علیحدہ علیحدہ فقہ نہ مرتب کرنا، جدا جدا مسالک اور مکاتب فکر نہ ترتیب دینا کیونکہ تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، قوت ختم ہو جائے گی، تمہارا شیرازہ بکھر جائے گا، تم پارہ پارہ ہو جاؤ گے۔ شیطان تمہاری صفوں میں گھس جائے گا اور تمہیں ایک دوسرے سے لڑا دے گا،** تم ایک دوسرے پر برتری حاصل کرنے، مخالف کو مغلوب کرنے اور نیچا دکھانے کی کوشش کرو گے اور اس طرح دشمن کے لئے تر نوالہ بن جاؤ گے، ہر گروہ جو کچھ اس کے پاس ہوگا اس پر نظر ثانی نہیں کرے گا بلکہ اس پر مگن اور مدہوش ہوگا۔

یہی کچھ آج ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے۔ ابتدا میں ہر فرقے نے اپنی دکانداری بچانے کی خاطر سب حق پر ہیں کی مالا جپنا شروع کی جس کے نتیجے میں ایک ہی فرقے کے اندر مزید کئی فرقے وجود میں آنے لگے اور اتنی دوریاں ہوئیں کہ ''سب حق پر ہیں'' والا نعرہ دب کر رہ گیا، اپنے اپنے فرقہ وارانہ نام رکھ لئے گئے۔

فرقہ وارانہ مذاہب وجود میں آ گئے تحقیق کے دروازے بند ہو گئے اکثریت تقلید کے نشے میں دھت ہو گئی، اسلام کے ضابطۂ حیات (قرآن و حدیث) کے ساتھ رائے قیاس اور فتوؤں کی آمیزش ہونے لگی، اسلام کو مسخ کر کے پیش کیا جانے لگا، محبت اور عقیدت میں غلو شروع ہو گیا جس سے اپنی خواہشات کو اِلٰہ بنانے کی راہ ہموار ہوئی اور اہل کتاب کی طرح علماً اور درویشوں کو ربّ کا درجہ دے دیا گیا، اپنے فرقہ وارانہ مذہب کے مقابلے میں واضح دلائل کو مسترد کیا جانے لگا، دعوت حق پہنچانے والوں کو نازیبا القابات سے نوازا جانے لگا اور یوں ایک اسلام سے کئی اسلام وجود میں آ گئے، ایک اسوۂ حسنہ کے پیروکاروں کی سنتیں الگ الگ ہو گئیں، خانقاہی نظام کو تقویت ملی جس سے سنتیں مٹتی چلی گئیں اور بدعات کا چرچا ہونے لگا، شریعت کی جگہ طریقت نے لے لی، اعمال صالحہ کی بجائے تصوف کو نجات کا ذریعہ سمجھا جانے لگا، مسجدیں الگ الگ بنائی گئیں، فرقہ واریت جڑ پکڑ گئی بلکہ ہنگامے اور فسادات

شروع ہو گئے، نعرے بازی نے جلتی پر تیل کا کام کیا، ملک کی دیواریں کفر وشرک کے فتوؤں سے سیاہ ہو گئیں اور یوں معاملہ علماً، سیاستدانوں اور انتظامیہ کے بس سے باہر ہو گیا۔ اب ہر شخص فرقہ واریت سے بیزار ہے لیکن ''چھوٹتی نہیں منہ سے یہ کافر لگی ہوئی'' کے مصداق فرقہ واریت لوگوں میں سرائیت کر چکی ہے، ہر شخص یہ تسلیم کرتا ہے کہ فرقہ بندی ملک وقوم اور اسلام کے لئے سخت نقصان دہ ہے لیکن کوئی بھی اپنے فرقے یا مذہب کو چھوڑنے کیلئے تیار نہیں ہے صرف اس لئے کہ وہ دوسروں کو تو فرقہ سمجھتا ہے لیکن اپنے آپ کو فرقہ نہیں سمجھتا۔

بعض لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ اختلاف تو صحابہ کرامؓ میں بھی تھا، اس سلسلے میں ہم یہ عرض کریں گے کہ صحابہ کرام آپس میں اختلاف ہو جانے کی صورت میں:

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ (نساء۔۵۹)

پھر اگر تم میں کوئی باہم اختلاف رونما ہو جائے تو اس کے لئے اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی بہتر ہے اور اچھا طریقہ تحقیق،

اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں اپنا معاملہ حل کر لیا کرتے تھے انہوں نے کبھی بھی اختلاف کو اپنی اَنا کا مسئلہ نہیں بنایا تھا اور نہ ہی اسلام میں فتنہ کی شکل میں اپنے اختلاف کو پھیلانے کی کوشش کی اور نہ ہی **اپنے اختلاف کو دوسرے پر ٹھونسنے کی کوشش کی اور اگر فرض کر بھی لیا جائے کہ صحابہ کرامؓ میں اختلاف موجود تھا تو کیا انہوں نے اپنے اختلاف کی بنیاد پر اپنا الگ مذہب بنایا؟ اپنی جداگانہ فقہ مرتب کی؟ اپنا مسلک یا مکتب فکر تیار کیا؟** نہیں ہرگز نہیں وہ تو اجتماعیت کے علمدار تھے، اتفاق واتحاد کے پیکر تھے۔ رُحَمَا بَيْنَهُمْ کی عملی تفسیر تھے، **اگر اسلام میں فرقوں کی گنجائش یا ضرورت ہوتی تو اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے سروں پر وَلَا تَفَرَّقُوْا کی تلوار نہ لٹکاتا فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا** کی پابندی نہ لگائی جاتی اور اگر شخصیت کی مناسبت سے فرقہ واریت جائز ہوتی تو سب سے پہلے محمدی فرقہ بنتا، صدیقی مذہب تیار ہوتا، فاروقی مسلک بنایا جاتا، عثمانی مکتب فکر کی بنیاد رکھی جاتی اور حیدری جمعیت پروان چڑھتی، اسی طرح اگر کسی خطے یا علاقے کی مناسبت سے مذہب یا مسلک بنانے کی اجازت ہوتی تو صحابہ کرام فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کی روشنی میں ضرور مکی یا مدنی فرقوں کی نقاب کشائی کرتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا، صرف اس لئے کہ انہیں معلوم تھا کہ اسلام کا آفاقی اور عالمگیر دین فرقوں کا متحمل

نہیں ہوسکتا اور فرقوں میں اسلام خالص نہیں رہ سکتا۔

لیکن یہاں تو سب کام الٹے ہیں۔ اور اپنے نظریات باطل نظریات کے لئے حدیثیں گھڑنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا اور کہہ دیا جاتا ہے کہ:۔

اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ میری امت کا اختلاف رحمت ہے

غور فرمایا آپ نے: اللہ تعالیٰ تو اختلاف اور فرقہ واریت کی ممانعت فرمائیں بلکہ عذاب اور شرک بتائیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اختلاف کو باعث ہلاکت باور کرائیں اور فرقوں سے کنارہ کشی کی تلقین کریں لیکن اجتماعیت کی دشمن نام نہاد اُمت مسلمہ اختلاف کو رحمت کہہ کر فرقوں کی تعداد میں اضافے کا سبب بن رہی ہے۔

بعض لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ **ہر اختلاف نہ تو فرقہ بندی کا پیش خیمہ ہے اور نہ ہی باعث ہلاکت**، اسے خوش فہمی کہا جائے یا فریب نفس، یہ صاحبان کس دور کی بات کررہے ہیں، اگر یہ ذکر ہے صحابہؓ کے دور کا تو ان کا فرمانا بجا، لیکن اگر تذکرہ ہے موجودہ دور کا تو پھر آنکھیں کھولنے کی ضرورت ہے، کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرلینے سے بلی معاف نہیں کردیا کرتی بلکہ اپنا کام کرگزرتی ہے، موجودہ دور میں تو سب کچھ آپ کے سامنے ہے کہ ہر فرقے یا جماعت کے مزید ٹکڑے صرف اختلاف ہی کی وجہ سے وجود میں آرہے ہیں، ہر فرقے کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو فی الحال ملک میں کوئی ایسی مذہبی جماعت نہیں جو محض آپس کے اختلاف کی بنیاد پر مزید حصوں میں نہ تقسیم ہو چکی ہو، اِلا ماشاءَ اللہ اگر ضرورت پڑی تو نام بھی گنوائے جاسکتے ہیں، اسی پر بس نہیں بلکہ فرقہ واریت کو تقویت پہنچانے کیلئے لوگوں نے اپنے اپنے پیروکاروں کو ایک اور نسخہ بھی یاد کرا رکھا ہے کہ **کسی (کے عقیدے) کو چھیڑو نہیں اور اپنے (عقیدے) کو چھوڑو نہیں**، گویا کہ اپنی اصلاح کی اور کسی کی غلطی کی نشاندہی کی فکر ہی نہ کرو، ایسے ہی پرفتن اور فرقہ واریت کے دور میں وقت کا اہم ترین تقاضا ہے کہ فرقہ واریت کے نقصانات کو بے نقاب کیا جائے، اس کے جراثیموں کی نشاندہی کی جائے تاکہ آنے والی نسلیں اس عذاب سے بچ سکیں۔

غور کریں! اگر اختلاف رحمت ہوتا تو صحابہ کرامؓ ضرور اختلاف کرتے اور اگر فرقہ بندی فائدہ مند ہوتی تو کم از کم خلفائے راشدین ضرور اپنے ناموں سے مذاہب اربعہ تیار کرتے لیکن ایسا کرنا تو دور کی بات انہوں نے تو سوچا بھی نہیں، انہیں معلوم تھا کہ **فرقہ بندی شرک ہے فرقہ واریت کفر ہے، فرقہ بندی**

عذاب ہے، فرقہ بندی بغاوت ہے، فرقہ بندی حرام ہے، فرقہ واریت باعث جہنم ہے، اختلاف باعث ہلاکت ہے، فرقہ پرست کا اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق ختم ہو جاتا ہے، بلکہ فرقہ پرست کے کیس کو ناقابل اصلاح سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ مزید صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ بھی معلوم تھا کہ **مشکل وقت اور اضطراری کیفیت میں ضرورت کی حد تک حرام چیز بھی حلال ہو جاتی ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے لیکن فرقہ واریت ایسا گھناؤنا جرم ہے کہ مشکل وقت میں اس کی ذرہ برابر گنجائش نہیں خواہ درختوں کی جڑیں چبا کر گزارہ کرنا پڑے اور جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔**

تعجب ہے ایسے لوگوں پر جو درج بالا نقصانات کے باوجود فرقہ واریت میں الجھے ہوئے ہیں اور اپنے فرقہ وارانہ مذاہب کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ کاش کہ یہ لوگ اپنی آخرت اور لوگوں کی بہتری کیلئے ہی فرقہ واریت سے تائب ہو جائیں جسکے نتیجے میں فرقہ وارانہ فسادات ختم ہو جائیں، دنیا و آخرت کی کامرانیاں ہمارے قدم چومیں، طاغوتی قوتیں امت مسلمہ کے آگے سرنگوں ہوں اور امت مسلمہ کی خودداری بحال ہو جائے لہٰذا تفصیل کے ساتھ غور کریں کہ ہم کہاں جا رہے ہیں، ہمیں نام نہاد علماء اور مولویوں نے کس راستے پر لگا دیا ہے۔

فرقہ واریت

آپ تسلیم کریں یا نہ کریں دین اسلام کو اتنا نقصان غیر مسلموں نے نہیں پہنچایا جتنا اسلام کے ماننے والوں نے پہنچایا، یہ الگ بات ہے کہ کسی نے دانستہ اور کسی نے نادانستہ طور پر یہی وجہ ہے کہ آج:

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ — تم ہی غالب رہو گے اگر تم مومن ہوئے۔
(آل عمران ۱۳۹)

جیسی بشارت پانے والی اُمت غیروں کے لئے تر نوالہ بنی ہوئی ہے، وہ اُمت جس نے پوری دنیا پر حکمرانی کرنی تھی آج کشکول لئے غیر مسلموں کے پیچھے پیچھے پھر رہی ہے، حد تو یہ ہے کہ مسلمان حکومتوں کے فیصلے غیر مسلم حکومتوں کے ہاں سے ہو کر آتے ہیں اور اگر کوئی مسلمان حکومت اس کو ناگوار سمجھے تو اس کا تختہ الٹ دیا جاتا ہے، یہ سب کچھ کیوں اور کیسے ہو رہا ہے؟ **اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ ضابطۂ حیات جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ماننے والوں کے لئے پسند فرمایا ہے اسے چھوڑ دیا اور وہ ضابطۂ حیات اسلام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔**

رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا	میں نے تمہارے لئے بلحاظ دین اسلام کو پسند کیا ہے۔

اسلام کو پس پشت ڈال دیا گیا۔ دین اسلام کو مکمل طور پر رد کرنے کی جرأت تو کسی کو نہ ہوئی کیونکہ اللہ رب العزت نے فرمایا:

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ (آل عمران ۔۸۵)	اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو تلاش کرے وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا۔

فرما کر اسلام سے فرار کے تمام راستے بند کر دئے تو دنیا پرست ملاؤں نے اسلام کے اندر ہی رہ کر گل کھلانے شروع کر دئے مثلاً مسلمین کو قرآن مجید اور حدیث سے بیگانہ کر کے رسم ورواج میں جکڑ دیا غیروں نے صورت حال کو بھانپتے ہوئے تفرقہ بازی کا بیج بویا، اختلافات کو ہوا دی اور ملاؤں کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا مولوی بھی آستین کے سانپ ثابت ہوئے، نادان عوام نے ان کا بھرپور ساتھ دیا، اس طرح غیروں کی سازش کارگر ثابت ہوئی اور اس اُمت نے جسے

وَاعْتَصِمُوْ ابِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (آل عمران. ۱۰۳)	اور تم سب مل کر اللہ کی رسی (دین) کو مضبوطی سے پکڑلو۔

جیسا کہ حکم مل چکا تھا اور

وَّلَا تَفَرَّقُوْا	فرقے فرقے نہ بنو

جیسی تلوار جس کے سر پر لٹک رہی تھی، ذرہ بھر بھی خوف نہ کھایا، فرقہ بندی کی ابتداء کر دی اسلام کو مذاہب میں بدل دیا، فرقوں نے فرقہ وارانہ نام رکھ لئے اور اپنے آپ کو مختلف شخصیات سے منسوب کر لیا، مختلف جماعتیں وجود میں آگئیں، **شریعت** کی جگہ **طریقت** نے لے لی فقہ کے نام سے **شریعت سازی** کی گئی **فتوؤں** کے ذریعہ دین میں ملاوٹ کی گئی **تقلید** کو لازم کر دیا گیا جس نے ڈیپ فریزر کا کام کیا، تحقیق کے دروازے بند کر دئے گئے۔ اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَةٌ (میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے) جیسی حدیثیں گھڑ کر اختلاف جس کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاکت کا باعث بتایا تھا، رحمت سمجھا جانے لگا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

لَا تَخْتَلِفُوْ فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوْ فَهَلَكُوْ (صحیح بخاری)	**اختلاف نہ کیا کرو اس لئے کہ تم سے پہلے جو لوگ تھے انہوں نے اختلاف کیا تھا لہٰذا ہلاک ہو گئے**

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا تَكُونُوْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ o مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْ دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْ شِيَعًا (الروم ۳۱.۳۲)	اورتم مشرکین میں سے نہ ہو جانا (یعنی) ان لوگوں میں سے (نہ ہو جانا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا اور فرقے فرقے ہو گئے۔

اس فرمان الٰہی سے بھی کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی، مزید برآں اللہ رب العالمین نے فرقہ بندی کے دلدادہ افراد کے سوئے ہوئے ضمیر کو جھنجھوڑتے ہوئے یہاں تک فرمایا:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْ دِيْنَهُمْ وَ كَانُوْ شِيَعًا لَّسْتُ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ (انعام۔۱۵۹)	(اے رسول) بیشک جو لوگ اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالیں اور فرقے فرقے بن جائیں آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ان کا معاملہ تو اللہ کے حوالے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تو فرقوں کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ہی نہ رکھا لیکن کوئی فرقہ ٹس سے مس نہ ہوا اور پھر سب کچھ ہو گیا جو نہیں ہونا چاہئے تھا، امت کا شیرازہ بکھر گیا، اجتماعیت پارہ پارہ ہو گئی، اُمت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اب حال یہ ہے کہ فرقے دندناتے پھر رہے ہیں بلکہ

كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ (روم۔۳۲)	تمام گروہ جو کچھ ان کے پاس ہے اسی میں مگن ہیں۔

کے مصداق اپنے حال میں مست ہیں، یوں اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل پیشین گوئی سو فیصد پوری ہو گئی:۔

وَاِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ (سنن ابی داؤد سندہٗ صحیح)	اور یہ ملت تہتر (۷۳) حصوں میں تقسیم ہو جائے گی (۷۲) دوزخ میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ جماعت ہوگی۔

یاد رہے اُمت میں جتنے بھی فرقے بنے ہیں وہ کسی ہندو، سکھ یا عیسائی نے نہیں بنائے بلکہ یہ فرقے کلمہ گو مسلمانوں ہی کی پیداوار ہیں جبکہ اس کے برعکس ہر فرقے کا مولوی اپنی تقریر اور خطاب کا آغاز عموماً "وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا" (آل عمران ۱۰۳) ہی سے کرتا ہے، یہ فرقہ پرست:

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (آل عمران۔۱۰۵)	اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقے فرقے بن گئے اور جنہوں نے واضح دلائل آجانے کے بعد اختلاف کیا، ایسے لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔

جیسی آیات کی تلاوت بھی خوب کرتے ہیں، انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ فرقہ بندی شرک ہے(روم۔۳۱۔۳۲) فرقہ بندی کفر ہے (آل عمران۱۰۵۔۱۰۶) فرقہ بندی بغاوت ہے (آل عمران۔۱۰۳) لیکن اسکے باوجود مسلمان ہیں، کہ فرقہ بندی کو بچھڑے ہوئے دوست کے مانند گلے سے لگائے ہوئے ہیں بلکہ مزید کونپلیں نکال رہے ہیں ایسے حالات میں ایک عام آدمی تو فرقوں میں ایسا جکڑا ہوا ہے کہ پھڑک بھی نہیں سکتا لیکن وہ جو حق کا متلاشی اور اپنی نجات کے لئے سرگرداں ہوتا ہے جب ہاتھ پاؤں مارتا ہے تو ہر طرف سے قرآن وحدیث کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ وہ حیران و پریشان ہو جاتا ہے اور بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ: ؎ جاؤں تو جاؤں کہا؟

کیونکہ ہر مولوی کوئی نہ کوئی ایسی روایت پیش کرتا ہے جس کا راوی لاہور کے راوی سے بھی زیادہ نقصان دہ ہوتا ہے، لاہور کا راوی تو صرف مکان بہا کر لے جاتا ہے مگر آج کل کی من گھڑت روایتوں کا راوی ایمان کو بہا کر لے جاتا ہے۔ بے چارے حق کی متلاشی کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ فرقوں میں قرآن مجید اور حدیث نبوی کا خاطر خواہ اہتمام نہیں کیا جاتا بلکہ ضعیف، منکر اور موضوع روایات کے ساتھ ساتھ خود ساختہ فقہ، قیاس، رائے، فتوے اور اقوال الرجال کی آمیزش کر کے دین اسلام کو مسخ کیا جاتا ہے، کم علم اور بے علم حضرات کو معلوم نہیں ہوتا کہ فرقہ کون ہے اور جماعت کونسی ہے؟ عذاب کس میں ہے اور نجات کس میں؟ ظاہری آرائش وزیبائش کو دیکھ کر کوئی کسی کو حق پر سمجھنے لگتا ہے اور کوئی کسی کو۔

ایسے حالات میں جب کہ فتنوں کا دور ہو، فرقے عروج پر ہوں اصل اسلام پر دبیز پردے پڑ چکے ہوں، ایک اسلام کے کئی اسلام بن چکے ہوں، وقت کا اہم تقاضا ہے کہ فرقوں میں ''الجماعۃ'' کی نشاندہی کی جائے، جماعت کی خوبیاں بیان کی جائیں، فرقہ بندی کے نقصانات کو اُجاگر کیا جائے تاکہ عوام الناس پر حق واضح ہو اور وہ جہنم کا ایندھن بننے سے بچ جائیں ورنہ قیامت کے دن مسلمین کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا کہ انہوں نے فرقہ بندی جیسے شرک اور کفر سے آگاہ کیوں نہ کیا؟

لہٰذا مختصر سی پہچان اور تعارف حاضر خدمت ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ معنی ومفہوم کے لحاظ سے فرقہ کسے کہتے ہیں اور اس حقیقت پر بھی غور کیا جائے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بندی کو حرام، شرک اور کفر سے تعبیر کیا ہے اور اس گھناؤنے جرم میں ملوث ہونے والے کا ٹھکانہ جہنم قرار دیا ہے۔

فَرَّق	جدا کرنا	فرَّق تفرِیقًا	تقسیم کر کے جدا کرنا
تفرَّق تفرُّقًا	متفرق راستوں پر چلنا	اَلْفَرْق	مانگ نکالنا
اَلْفُرْقَةُ وَالْفِرَاقُ	جدائی	اَلْفِرْقَةُ	لوگوں کی ٹولی
اَلْفَرِقُ	گروہ	اَلْفَرِیْقُ	آدمیوں کا گروہ
اَلْفَارِقُ	بادلوں کا وہ ٹکڑا جو دوسرے بادلوں سے علیٰحدہ ہو۔		

(المنجد عربی اردو۔ مترجم محمد رضی عثمانی)

درج بالا تمام معانی و مطالب کا خلاصہ مفہوم بالکل واضح ہے کہ فرقہ کا اطلاق، متفرق ہونا اور گروہ بنانا ہے، مزید برآں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم نے صراط مستقیم سے ہٹ جانے کو بھی تفریق فرمایا ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں:۔

خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شَمَالِہٖ ثُمَّ قَالَ ھٰذِہٖ سُبُلٌ مُتَفَرِّقَۃٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِّنْھَا شَیْطَانٌ یَدْعُوْا اِلَیْہِ ثُمَّ قَرَأَ وَ اَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوْا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ

(رواہ احمد و حاکم فی المستدرک وسندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ہمارے لئے ایک خط کھینچا پھر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں چند خطوط کھینچے اور فرمایا (ایسے) متفرق راستے ہیں جن پر شیطان ہے جو اپنی طرف بلا رہا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وَ اَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوْا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ (انعام۔۱۵۳) یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس راستہ کی پیروی کرنا اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرنا ورنہ یہ راستے تم کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دینگے۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے راستے (صراط مستقیم) سے ہٹ جانے، متفرق ہو جانے اور اختلاف کرنے ہی سے فرقہ بندی کی ابتداء ہوتی ہے۔

دعوت اصلاح

اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی کتاب آپ کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دین قرآن و حدیث کے اندر مکمل ہو چکا ہے اور قرآن و حدیث کا علم صحیح طور پر محفوظ ہو کر آپ تک پہنچ چکا ہے لہٰذا آپ قیامت کے دن کے

فیصلہ کا انتظار نہ کیجئے، قرآن مجید اور صحیح احادیث سے اپنے اختلافات کا فیصلہ کر لیجئے، قرآن مجید اور صحیح احادیث کی موجودگی میں اختلافات پر جمے رہنا ایمان کی نشانی نہیں ۔ سر جوڑ کر بیٹھئے ۔ خلوص اور تقوے کے ساتھ اپنے اختلافات کو قرآن مجید اور حدیث صحیح پر پیش کیجئے ۔ پھر قرآن مجید اور حدیث صحیح سے جو بات ثابت ہو اسے تسلیم کیجئے، آپ کے اختلافات ختم ہو جائیں گے ۔ آپ ایک راستہ پر آ جائیں گے، فرقوں کا وجود ختم ہو جائیگا، اتفاق و اتحاد کی وہ مسرت بخش ہوائیں چلیں گی جو نہ صرف آپ کو فائدہ پہنچائیں گی بلکہ دنیا کی تمام اقوام کے لئے رشد و ہدایت کا موجب ہوں گی، آپ کے اختلافات اور فرقہ بندیوں نے تبلیغ کا راستہ روک دیا ہے، فرقوں کا وجود اسلام کو پھیلنے پھولنے کا موقع نہیں دیتا ۔ ہر فرقہ اپنے آپ کو اسلام کا دعویدار کہتا ہے، ایسی صورت میں **اسلام کی طرف مائل ہونے والا کدھر جائے**، وہ کون سے فرقہ وارانہ مذہب کو قبول کرے کہ اسے صحیح اسلام مل جائے **وہ یہ دیکھ کر کہ اسلام کئی ہیں حیران ہو جاتا ہے** اور پھر اسلام کی طرف رخ نہیں کرتا ۔

اے لوگو! اسے اپنے فرقہ وارانہ مذاہب سے روشناس نہ کرائیے ۔ اسے قرآن مجید اور صحیح حدیث کی دعوت دیجئے اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ پہلے آپ خود اس پر عمل کریں گے آپ ایسا نہ کریں تو یہ قول و فعل میں تضاد ہوگا ۔ اٹھیئے اور اپنے فرقوں اور فرقہ وارانہ مذاہب کو ختم کر دیجئے ۔ اسلام پر عمل کیجئے، اسلام قرآن و حدیث کے اندر ہے نہ کہ باہر ۔ آپ سے میدان محشر میں قرآن مجید اور حدیث صحیح کے متعلق سوال ہوگا، آپ سے یہ سوال نہیں ہوگا کہ آپ نے فلاں فرقے کے مذہب پر یا مسئلہ پر عمل کیوں نہیں کیا آپ قرآن مجید اور صحیح حدیث پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر انہی پر عمل کیجئے، ایسے مذاہب کو کیوں مانتے ہیں جنکے نتیجہ میں ایک اسلام کے کئی اسلام بن جاتے ہیں، فرقہ وارانہ مذاہب کے ساتھ فرقہ وارانہ نام خود بخود ختم ہو جائیں گے اور پھر آپ کا نام صرف ایک ہوگا اور وہ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (الحج۔۷۸) اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے۔

ہمارا بادشاہ، ہمارا حاکم، ہمارا قانون ساز، ہمارا شارع صرف اللہ تعالیٰ ہے ہمارا امام، امام الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ان ہی کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا امام بنایا تھا انہی کی اطاعت اور پیروی کو ہم پر واجب کیا تھا، دوسرے امام واجب الاحترام تو ضرور ہیں لیکن واجب الاتباع نہیں ہیں ۔ ان کی اطاعت

اور پیروی کا ہمیں حکم نہیں ملا، نہ ان کی اطاعت اور پیروی کے متعلق ہم سے قبر میں سوال ہوگا اور نہ محشر میں سوال ہوگا، ہمارا دین صرف اسلام ہے بس اسی کو اختیار کیجئے، ہمارا نام صرف مسلم ہے بس اسی نام سے اپنے آپ کو متعارف کرائیے، یہی نسخہ ہے جس پر عمل کرنے سے ہم ایک ہو سکتے ہیں دیکھئے آپس کے اختلافات کا فیصلہ یہاں کتاب الٰہی سے کر لینا اچھا ہے۔ اس کو میدان محشر کے لئے اٹھا کر نہ رکھئے، وہاں کا فیصلہ تو کافروں کے لئے ہی رہنے دیجئے، قرآن مجید اور فرامین رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایمان والوں کو یہیں ہدایت مل جاتی ہے۔ ان کے اختلافات کا فیصلہ یہیں ہو جاتا ہے۔ آپ کے اختلافات کا فیصلہ یہاں نہیں ہو رہا تو پھر سوچئے کہ آپ کیا ہیں؟

دین اور مذہب میں فرق

اکثر لوگ دین اور مذہب کے فرق کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور غیر شعوری طور پر دین اسلام کو بھی مذہب ہی سمجھتے ہیں حالانکہ دین اور مذہب میں دن اور رات کا فرق ہے۔ اسے بھی اُمت کی بدنصیبی ہی سمجھ لیں کہ مذہبی اَجارہ دار۔ ملا، پیر، گدی نشین اور فتوے ساز اس فرق کو واضح کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے کیونکہ انہیں اپنی دکانداری کے مندا پڑنے کا اندیشہ لاحق ہوتا ہے۔

مذہب جہاں غیر اسلامی لفظ ہے وہاں اُمت کے متحد ہونے میں بھی حائل ہے، موجودہ مذاہب اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں، یاد رہے جب مذاہب کا وجود نہیں تھا تو پوری اُمت ایک تھی اور ان کا دین بھی ایک تھا، **لیکن جب سے عقیدت مند غلو کے نشے میں مست ہوئے اور تقلید کی مے کو منہ سے لگایا اس وقت سے اُمت کا شیرازہ بکھر گیا** اور اب لاکھ کوشش کے باوجود سنبھلے میں نہیں آ رہا لہٰذا مذاہب سے دستبردار ہونے اور فرقوں کو خیر باد کہنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، اس پر جب ہی عمل ہو سکتا ہے کہ دین اور مذہب کے فرق کو واضح کیا جائے لیکن اس سے پہلے دونوں الفاظ کے معانی اور مفہوم پر غور کر لیا جائے تا کہ آئندہ کی تحریر سمجھنے میں آسانی ہو۔

دین اور مذہب کا مفہوم اور معانی

دین: دین کے معانی ہیں ''بدلہ'' (منجد) اس کے ساتھ جب لفظ ''یوم'' لگے گا تو اسے بدلے کا دن کہا جائے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:۔

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (فاتحہ۔۳) — اللہ مالک ہے روز جزا کا یعنی بدلے (قیامت) کے دن کا۔

دین کے معنی "قانون" کے بھی ہیں (منجد) قرآن مجید میں لفظ "دین" قانون کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے:۔

مَاكَانَ لِيَأْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (یوسف۔۷۶) — یوسف علیہ اسلام بادشاہ وقت کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو نہیں روک سکتے تھے مگر یہ کہ اللہ چاہے۔

اور دین کے ساتھ جب "اسلام" استعمال ہوگا تو اس سے مفہوم لیا جائے گا اسلامی قانون جیسا کہ درج ذیل آیات سے واضح ہے۔

(1) اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (آل عمران. ۱۹) — بے شک اللہ تعالی کے نزدیک دین (قانون) تو اسلام ہی ہے۔

(2) رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (مائدہ. ۳) — اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اسلام کو دین یعنی قانون کے طور پر پسند کیا ہے

مذہب ذہب: جانا۔گذرنا، چلنا (منجد)

مذہب: طریقہ۔اعتقاد، روش (منجد)

مذہب عربی گرامر کی رو سے اسم ظرف ہے جس میں کسی بھی فعل کی جگہ یا وقت پایا جاتا ہے، (تسہیل الادب فی لسان العرب جز ثانی) اس لحاظ سے مذہب کے معنی ہوئے "جانے کی جگہ" یا "جانے کا وقت" جانے کی جگہ کے معنوں کی تائید درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے:۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَاذَهَبَ الْمَذْهَبَ اَبْعَدَ (سنن ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب تخھائے حاجت) — اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب جانے کی جگہ یعنی قضائے حاجت کی جگہ جاتے تو دور جاتے۔

لیکن عرف عام میں لفظ مذہب فرقوں کے راستے اور طریقوں کیلئے بولا جاتا ہے۔جیسا کہ لغت کی کتابوں میں درج ہے:۔

اسلام کے مشہور مذہب چار ہیں "حنفی، شافعی، حنبلی، اور مالکی (دالمنجد صفحہ ۳۵۷) اسلام کے مشہور مذہب چار ہیں، "حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی (مصباح اللغات صفحہ ۲۶۸)

انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ اسلام کے ماننے والے اسلامی قانون اور اسلامی نظام زندگی کو دین یا

دین اسلام کے طور پر ہی قبول کرتے اور متعارف کراتے لیکن ایسا نہیں کیا گیا، بلکہ دین کے مقابلہ میں خودساختہ لفظ ''مذہب'' کو اختیار کیا گیا جس کا نہ تو قرآن مجید میں کوئی ثبوت ہے اور نہ ہی احادیث میں، بلکہ احادیث میں جس مفہوم میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے اس کو اسلام کے لئے استعمال کرنا اسلام کی توہین ہے جو اہل اسلام کو زیب نہیں دیتا۔ اب تو لفظ مذہب اتنا عام ہو چکا ہے کہ اسلام کو دین کے بجائے مذہب کے طور پر پہچانا جانے لگا ہے اور یہ سب مذہبی اجارہ داروں ہی کا کیا دھرا ہے، بہر حال ملاحظہ فرمائیں دین اور مذہب میں فرق تا کہ کھرے اور کھوٹے کی پہچان ہو سکے:۔

تقابلی جائزہ

دین اور مذہب کا فرق

دین	مذہب
(۱) دین شرعی لفظ ہے جو قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔	(۱) مذہب غیر شرعی لفظ ہے جو قرآن وحدیث میں اس مطلب کے لئے استعمال نہیں ہوا۔
(۲) اللہ تعالیٰ کے ہاں تو دین اسلام ہی ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران۔۱۹) بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں تو اسلام ہی دین ہے	(۲) مذہب کے پاس ایسی کوئی دلیل نہیں بلکہ مذاہب تو فرقے ہیں۔
(۳) دین اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ ہے رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (مائدہ ۳) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے۔	(۳) اسلام میں مذاہب اور فرقوں کا کوئی وجود نہیں بلکہ تصور تک نہیں لہٰذا مذاہب خودساختہ ہوئے اور خود ساختہ چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہوا کرتی
(۴) دین مکمل ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (مائدہ ۳) آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا۔	(۴) مذاہب نامکمل ہیں۔ مذاہب میں خود ساختہ فتوے جاری ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا گویا اہل مذاہب کا ضابطہ حیات نامکمل ہے۔
(۵) دین خالص ہے۔ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ (زمر ۳) خبردار! اللہ کا دین تو خالص ہے۔	(۵) مذاہب خالص نہیں ہیں، ان میں مختلف لوگوں کے فتووں، رایوں اور قیاسوں کی آمیزش ہے۔

(۶) دین اللہ تعالیٰ کا منتخب کردہ ہے۔
اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰی لَکُمُ الدِّیۡنَ (البقر۱۳۲)
بے شک اللہ نے تمہارے لئے دین منتخب کیا ہے۔

(۶) مذاہب بندوں کے منتخب کردہ ہیں۔

(۷) دین ہی قابل قبول ہے۔
وَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡہُ (آل عمران ۸۵) جو کوئی دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا متلاشی ہو تو دین اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔

(۷) مذاہب چونکہ خودساختہ ہیں اور دین کی ضد ہیں لہٰذا قبول ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۸) جہاد اس لئے کیا جاتا ہے کہ دین سب کا سب اللہ کا ہو جائے۔
وَقَاتِلُوۡھُمۡ حَتّٰی لَا تَکُوۡنَ فِتۡنَۃٌ وَّیَکُوۡنَ الدِّیۡنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ (انفال ۳۹)
لڑو ان سے یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین سب کا سب اللہ کا ہو جائے

(۸) جہاد اس لئے کیا جاتا ہے کہ مذاہب جو بعض شخصیات اور شہروں سے منسوب ہیں باقی رہیں۔

(۹) رسول تو صرف دین ہی لے کر آتا ہے۔
ھُوَ الَّذِیۡ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ (توبہ ۳۳)
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا۔

(۹) مذاہب کا رسول سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ ان کی نسبت دیگر شخصیات سے ہوتی ہے۔ موجودہ صورت حال اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔
اِنَّ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَھُمۡ وَکَانُوۡا شِیَعًا لَّسۡتَ مِنۡھُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ (انعام ۱۵۹)
بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے ہو گئے (اے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم) آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں

(۱۰) دین میں فقہ خیر کا سبب ہے۔
مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْراً يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنَ
(صحیح بخاری وصحیح مسلم)
جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین میں تفقہ (یعنی سمجھ) عطا کرتا ہے۔

(۱۰) مقلّد فقیہ نہیں بن سکتا لہٰذا خیر سے محروم رہتا ہے۔ مثلاً مقلّد کے لئے مجتہد کا قول ہی دلیل ہوتا ہے مقلّد یہ کہتا ہے کہ میرے نزدیک یہی حکم ہے اس لئے کہ ابو حنیفہؒ کی رائے نے مجھے اس تک پہنچایا ہے اور جس حکم تک مجھے ان کی رائے پہنچائے بس وہی میرے نزدیک حقیقت ہے (توضیح)

غرض یہ کہ مذہب اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیر شرعی اور خودساختہ طور پر روابط پیدا کرنے کا نام ہے جس میں عبادت کے خودساختہ طریقوں کے علاوہ خواہش نفس کا بھی عمل دخل ہوتا ہے۔ جبکہ دین اللہ کے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق زندگی گزارنے اور اللہ تعالیٰ کی رضاء حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جماعت المسلمین کو کسی بھی مذہب، مسلک اور فرقے سے کوئی تعلق نہیں بلکہ مذاہب سے سخت بیزار ہے کیونکہ یہ خودساختہ اور دین اسلام کی ضد ہیں اور دین اسلام میں تفرقہ ڈالنے کا سبب ہیں اس کے برعکس دین اسلام اجتماعیت پسند اور عالمگیر ہے جو تفرقہ بازی جیسے گھناؤنے عمل کو قطعاً پسند نہیں کرتا۔ لہٰذا اسلام کا دعویٰ کرنے والوں کو چاہئے کہ ایسے اعمال سے باز رہیں بلکہ سخت نفرت کریں جن سے اسلام جیسے مکمل، مدلل اور معتدل دین پر زد پڑتی ہو کیونکہ دین اسلام ہی ہماری بقاء اور نجات کا ضامن ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

دعوت تحقیق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

ثَلاثٌ لا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ إِخْلاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالطَّاعَةُ لِذَوِي الْأَمْرِ وَ لُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ [1]

تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے معاملہ میں مؤمن کا دل خیانت نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کو خالص کرنا، امیروں کی اطاعت کرنا اور جماعت المسلمین سے چمٹے رہنا۔

الغرض ان آیات وحدیث اور اس طرح کی دوسری متعدد آیات واحادیث سے ''الجماعۃ'' کا جو نام ہمیں ملتا ہے وہ ہے ''جماعت المسلمین'' آیئے دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی بابرکت جماعت کا نام کیا رکھا تھا؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورتوں کو عیدگاہ جانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلْنَ مُصَلَّاهُمْ [2] ۔

حائضہ عورتیں بھی جماعت المسلمین کے ساتھ (عیدگاہ میں) حاضر رہیں، انکی دعاؤں میں شریک ہوں لیکن ان کی نماز پڑھنے کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی جماعت مبارکہ کا نام بھی ''جماعت المسلمین'' تھا۔ لہٰذا ان آیات واحادیث سے ثابت ہوا کہ تہتر اجزاء والی حدیث میں بیان کردہ ناجی ''الجماعۃ'' کا مضاف الیہ جو کہ اس حدیث میں مذکور نہیں تھا، وہ مضاف الیہ ''مسلمین'' ہے۔

---

[1] عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ:
☆ المستدرک: کتاب العلم رج ۲ رص ۸۶، ۸۷ وقال احاکم ''ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین'' ووافقہ الذہبی

[2] عن ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا:
☆ صحیح بخاری: العیدین رباب ۲۱ رج ۲ رص ۵۹۶، ۵۹۷ ر☆ المعجم الکبیر: ج ۲۵ رص ۵۲ رح ۱۰۶

اب یہ جو ہمارا دور ہے، شر وفتن کا دور، تباہی وبربادی کا دور، دھوکے وفریب کا دور، جھگڑا وفساد کا دور، فحاشی ومنکرات کا دور، حرص ولالچ کا دور، ظلم وجبر کا دور، بدعات وگمراہی کا دور، کتاب وسنت سے

انکار کا دور، منزل من اللہ شریعت سے اعتزال کا دور، سنت نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم سے بے رغبتی کا دور، خالص دین اسلام کی تبلیغ پر مزاحمت کا دور، فرقہ بندی واختلاف کا دور، فرقہ بندی کی ترقی وعروج کا دور، فرقہ پرستوں کی اجارہ داری کا دور، فرقہ بندی سے محبت کا دور، فرقہ وارانہ مذاہب وشریعت سازی واقوال الرجال وفتاووں وبدعات سے پاک خالص دین اسلام پر عمل کرنے والوں سے نفرت وبیزاری کا دور، اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کو بے وقوف ونادان وجاہل و یہودی وکافر وغیرہ وغیرہ کہنے کا دور، اپنے آپ کو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ نام ''مسلم'' کہلوانے سے انکار ونفرت وکراہت وبیزاری کا دور، اللہ تعالیٰ کے سامنے سر تسلیم خم کر دینے والے ''مسلمین'' سے دشمنی وبغض وعناد کا دور، شرک وکفر کا دور، الغرض حق پر عمل کرنے اور حق کی دعوت دینے والے حق پرستوں کی زندگی اجیرن کر دینے کا دور، کیا اس دور کے بارے میں بھی کتاب وسنت سے کوئی لائحہ عمل، کوئی مشورہ، کوئی رہنمائی یا کوئی حکم ملتا ہے؟

چونکہ دین اسلام ایک کامل، مکمل ومحفوظ دین ہے لہٰذا ہمارے اس مسئلے کا حل بھی اس میں ضرور ہونا چاہئے، تلاش کرنے سے تو یہ حدیث سامنے آئی، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

☆كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟

لوگ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں اس خوف سے کہ کہیں شر میں نہ مبتلا ہو جاؤں شر کے متعلق سوال کرتا تھا۔ (ایک دن) میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول، ہم جاہلیت میں مبتلا تھے، برائیوں میں (گھرے ہوئے) تھے، اللہ نے ہمیں اس خیر (یعنی اسلام) سے مشرف فرمایا ''تو کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہے''؟ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ نَعَمْ

ہاں

☆قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ نَعَمْ، وَفِيْهِ دَخَنٌ

میں نے پوچھا: کیا اس شر کے بعد پھر خیر ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا ہاں لیکن اس میں کدورت ہوگی

☆قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ	میں نے پوچھا وہ کدورت کیا ہوگی
قَالَ قَوْمٌ يَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِىْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ	رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے لوگ بھی ہوں گے جو میرے طریقے کے بجائے دوسرے طریقوں کی طرف رہنمائی کریں گے تم ان کی بعض باتوں کو اچھا سمجھو گے اور بعض باتوں کو برا"۔
☆ قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟	میں نے کہا: کیا اس خیر کے بعد پھر شر ہوگا؟
قَالَ نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا	رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، لوگ (اس طرح گمراہی پھیلائیں گے) گویا (کہ وہ) جہنم کے دروازے پر کھڑے ہو کر لوگوں کو بلا رہے ہیں، جو ان کی پکار پر لبیک کہے گا وہ اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔
☆قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا	میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول کچھ ان کی صفت ہم سے بیان فرما دیجئے۔
قَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا	رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہماری ہی قوم کے لوگ ہوں گے اور ہماری ہی زبان میں باتیں کریں گے۔
☆قُلْتُ: فَمَاتَأْمُرُنِىْ اِنْ اَدْرَكَنِىْ ذٰلِكَ؟	میں نے پوچھا: اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو مجھے آپ کس بات کا حکم دیتے ہیں؟
قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ اِمَامَهُمْ	رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں جماعت المسلمین اور ان کے امام سے چمٹے رہنا ہوگا
☆قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ؟	میں نے پوچھا: اور اگر نہ جماعت المسلمین ہو اور نہ ان کا امام (تو میں کیا کروں)؟
قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْاَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ (صحیح بخاری باب الفتن صحیح مسلم باب الامارا)	رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی حالت میں تم تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا، خواہ تمہیں درخت کی جڑیں ہی کیوں نہ چبانی پڑیں حتی کہ جب تمہیں موت آئے تو اسی حالت میں موت آئے (کہ تم کسی فرقے میں نہ ہو)۔

اس حدیث سے بہت سی باتوں کی وضاحت ہوتی ہے مثلاً:

(۱) **دُعَاةً عَلٰی اَبْوَابِ جَهَنَّمُ** ....یعنی لوگ فرقوں میں تقسیم ہوجائیں گے (جیسا کہ فاعتزل تلک الفرق کلھا'' سے اس کی وضاحت ہورہی ہے) اور عوام الناس کو اپنے اپنے فرقے میں شمولیت کی دعوت دیں گے، تو چونکہ فرقہ بندی لعنت، عذاب، شرک اور کفر ہے اور فرقہ پرستوں سے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کا کوئی تعلق باقی نہیں رہتا نیز یہ کہ بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے۔ لہٰذا فرقہ پرستوں کی پکار پر لبیک کہہ کر فرقوں میں شامل ہونے کا نتیجہ یہ ہے کہ گویا انہیں جہنم میں ڈال دیا گیا۔

(۲) ''هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا'' یہاں پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ پرستوں کی دو نشانیاں بیان فرمائی ہیں، چونکہ نبی کی پیشین گوئیاں ضرور درست ثابت ہوتی ہیں لہٰذا یہ دو باتیں بھی حرف بحرف پوری ہوئی ہیں۔

الف: **وہ ہماری ہی قوم کے لوگ ہوں گے''** یعنی اُمت مسلمہ میں سے ہوں گے اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اُمت میں جتنے بھی فرقے بنائے گئے ہیں وہ کسی ہندو، سکھ، عیسائی یا یہودی نے نہیں بنائے بلکہ اُمت مسلمہ کے کلمہ گو افراد ہی نے بنائے ہیں، چنانچہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی بالکل درست ثابت ہوئی۔

ب: **''وہ ہماری ہی زبان میں باتیں کریں گے''** یعنی عوام الناس کو منزل من اللہ شریعت یعنی قرآن و حدیث ہی کی دعوت دے کر اپنے اپنے فرقے کی طرف راغب کریں گے اور جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہر فرقہ قرآن و حدیث ہی کا نام لے کر لوگوں کو اپنی طرف بلا رہا ہے۔ یہاں تک کہ جو فرقہ قرآن مجید کو محرف شدہ کہتا ہے وہ بھی عوام الناس کو اپنے فرقہ میں شامل کرنے کے لئے قرآن کریم ہی کی آیات پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔ الغرض کوئی یہ نہیں کہتا ہے کہ ہم زبور، توریت، انجیل، گرنتھ یا گیتا سے آپ کی راہنمائی کریں گے بلکہ ہر فرقہ کا داعی قرآن و حدیث کے نام کا دھوکہ دے کر عوام الناس کو اپنے فرقے میں شامل کر لیتا ہے اور جب وہ اس کے فرقے میں شامل ہو جاتے ہیں تو پھر ان کے سامنے اپنے خود ساختہ مذاہب و مسالک، فتاوے، اقوال الرجال، قیاس اور **فرقہ وارانہ فقہ وغیرہ پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم براہ راست قرآن و حدیث کو نہیں سمجھ سکتے، ہمارے علماء نے جو یہ مذاہب بنائے ہیں یہ قرآن و حدیث کا نچوڑ ہیں لہٰذا انہیں پڑھو اور بعض تو قرآن کریم کو باترجمہ پڑھنے سے بھی روکتے ہیں۔**

(۳) یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَاتأ مُرُنِیْ اِنْ اَدْرَکَنِیْ ذٰلِکَ، یہاں پر صحابیؓ نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں جواباً رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے حکم ہی دیا، ورنہ اگر آپ یہ کہہ دیتے کہ میں تمہیں حکم نہیں مشورہ دیتا ہوں تو اس صورت میں کچھ چھوٹ مل جاتی لیکن صحابیؓ نے حکم چاہا تھا اور آپ نے بھی حکم ہی دیا اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی پر اللہ تعالیٰ کتنی سخت ناراضگی کا اظہار کرتا ہے،

اس سلسلہ میں متعدد آیات واحادیث ہیں جن میں سے چند پیش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اَطِیْعُوْ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ (آل عمران۔۔۳۲)

(اے رسول) آپ کہ دیجئے کہ اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر وہ اطاعت سے منہ موڑیں تو (وہ لوگ کافر ہیں اور) اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں کرتا

فَلاَ وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِہِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً o (النسآء۔۶۵)

(اے رسول) آپ کے رب کی قسم، لوگ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام اختلافات میں آپ کا حکم نہ مان لے پھر جو کچھ فیصلہ آپ کریں اس سے اپنے دل میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ بہ رضا و رغبت سے اسے تسلیم کرلیں۔

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَاتَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْراً (النساء. ۱۱۵)

اور جو شخص ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مؤمنین کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے پر چلے تو ہم اسے ادھر ہی جانے دینگے جس طرف جانے کے لئے اس نے رخ پھیرلیا ہے، پھر ہم اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَاقَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْراً اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ، وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلاً مُّبِیْناًo (الاحزاب. ۳۶)

کسی مؤمن مرد اور کسی مؤمن عورت کیلئے زیبا نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کردیں تو اس بات کے سلسلہ میں انہیں کوئی اختیار باقی رہے اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ٥ (النور۔٦٣)

جولوگ رسول کے امر کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ وہ کہیں کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہوجائیں یا کسی دردناک عذاب میں گرفتار نہ ہوجائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

كُلُّ اُمَّتِىْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قَالُوْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّأْبٰى؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِىْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِىْ فَقَدْ اَبٰى [1]

میری پوری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے ان کے جنہوں نے انکار کردیا'' صحابہ کرام نے پوچھا اے اللہ کے رسول ایسا کون کریگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکارکردیا''

چنانچہ فتنوں اور فرقہ بندی کے دور میں مسلمین کو کیا کرنا چاہئے اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حکم دیتے ہیں کہ:

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ

تمہیں جماعت المسلمین اور اس کے امام سے چمٹے رہنا ہوگا۔

بعض لوگ عوام الناس میں یہ غلط فہمی پیدا کرتے ہیں کہ یہ حکم صرف اس صحابیؓ کے لئے تھا، حالانکہ ایسا نہیں ہے ورنہ تو شریعت کے سارے احکام صحابہؓ ہی کے لئے مخصوص ومحدود ہوکر رہ جائینگے، کیونکہ دین کے جتنے بھی احکام ہیں وہ صحابہؓ کو مخاطب کر کے ہی دئے گئے ہیں اور ان احکامات کے ہم بھی اسی طرح مکلّف ہوں گے جس طرح کہ صحابہ کرامؓ تھے اور ہمیں بھی ان احکام کی اسی طرح تعمیل کرنی ہے جس طرح کہ صحابہ کرامؓ کیا کرتے تھے، کیونکہ دین اسلام قیامت تک کے انسانوں کے لئے ہے نہ کہ صرف صحابہ کرامؓ کے لئے۔

(۴) 'فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ'' صحابیؓ کے اس سوال کے جواب میں آپ نے یہ نہیں فرمایا **'' جماعت المسلمین تو ہر دور میں ہوگی اور انہیں اس سے چمٹے رہنا ہوگا''** لہٰذا ثابت ہوا کہ'' جماعت المسلمین'' کسی دور میں ہوگی اور کس دور میں نہیں ہوگی، یعنی ایسا دور بھی آسکتا ہے کہ ''مسلمین'' تو موجود ہوں گے لیکن وہ اجتماعی طور پر ایک امیر کی ماتحتی میں مجتمع نہ ہوں گے، انہوں

نے ''الجماعۃ''یعنی''جماعت المسلمین'' کا احیاء نہ کیا ہوگا، چنانچہ ایسے دور میں آپ نے ''**فاعتزل تلک الفرق کلھا**''یعنی تمام فرقوں سے علیحدہ ہونے اور علیحدہ رہنے کا حکم دیا ہے۔

باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اجتماعیت پسند کرتے ہیں اور اجتماعیت ہی پر زور دیتے ہیں، لہٰذا اگر ایسا دور آجائے کہ ''**جماعت المسلمین اور اس کا امام**'' نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ سکتے تھے ''**اس فرقے میں شامل ہو جانا جو اسلام کے زیادہ قریب ہو یا جس کے پاس زیادہ اسلام ہو**''لیکن آپ نے ایسا نہیں فرمایا۔

ہر فرقہ نے سو فیصد اسلام میں سے کچھ نہ کچھ فیصد اسلام ضرور لیا ہے، کسی کے پاس کم ہے اور کسی کے پاس زیادہ، کسی کے پاس دس فیصد اور کسی کے پاس بیس فیصد، کسی کے پاس چالیس فیصد اور کسی کے پاس ساٹھ فیصد، یعنی ہر فرقہ نے اپنی خواہش، پسند اور مرضی کے مطابق دین اسلام کے لئے شریعت سازی کی ہے جسے اللہ تعالیٰ سخت ناپسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا (الکہف۔۲۶)

اور اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ، وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ، وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (الشوریٰ ۲۱)

کیا انہوں نے اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں جنہوں نے ان کے لیے دین کی شریعت بنائی ہے حالانکہ اللہ نے اس (شریعت سازی) کی ان کو اجازت نہیں دی اور اگر فیصلہ (کا دن مقرر) نہ ہوتا تو ان میں (ابھی) فیصلہ کر دیا جاتا، جو لوگ ظالم ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

یعنی شریعت سازی کرنا ''شرک فی الشارع'' ہے کیونکہ شریعت ساز یا قانون ساز صرف اللہ تعالیٰ ہے اور چونکہ فرقہ پرست اپنے فرقہ کی دفاع اور اپنے نامکمل اسلام کو مکمل کرنے کے لئے لازمی طور پر شریعت سازی کرتے ہیں اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دے دیا کہ (اگر جماعت المسلمین ہو تو تم) جماعت المسلمین اور اس کے امام سے وابستہ ہو جانا (اور اگر جماعت المسلمین اور اس کا امام نہ ہو تو پھر ان) **تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا**''

(۵) ''وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ'' یعنی فرقوں سے علیحدگی کی وجہ سے اگر تم پر اتنی مصیبتیں بھی آجائیں کہ فرقہ پرست معاشرہ تمہارے

ساتھ مقطعہ کر لے، تمہارے ساتھ سوشل بائیکاٹ کر دے، تمہاری خوراک بند کر دے، تمہاری زندگی اجیرن کر دے، تب بھی کسی فرقے میں شامل نہ ہونا، حالانکہ اضطراری کیفیت میں حرام چیز بھی حلال ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ سورۃ البقرۃ میں مُردار، خون اور خنزیر کے گوشت کی حرمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ (البقرہ۔۱۷۳)	البتہ جو شخص (فاقہ سے) مجبور ہو جائے تو اس پر ان چیزوں کے کھا لینے کا کوئی گناہ نہیں ہوگا بشرطیکہ اللہ کی نافرمانی (کی نیت) نہ ہو اور نہ حد سے تجاوز کرے۔

اور اسی طرح سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۳، الانعام آیت نمر ۱۲۰، ۱۴۶، النحل آیت نمبر ۱۱۵، میں اسی قسم کا مضمون بیان ہوا ہے، یعنی اگر کسی مسلم کو کھانے کے لئے کچھ نہ ملے سوائے مردار یا خنزیر کے گوشت کے اور وہ بھوک کے ہاتھوں اتنا مجبور ہو جائے کہ قریب المرگ ہو جائے، تو وہ اس میں سے اتنا کھا سکتا ہے کہ اس کی جان بچ جائے، لیکن فرقہ بندی اتنی بُری چیز ہے کہ وہ مردار اور خنزیر کے گوشت سے بھی بدتر ہے کہ اضطراری حالت میں بھی جائز نہیں، اجازت نہیں کہ اس میں شامل ہوا جائے۔

لوگ تنگ کر رہے ہیں، مجبور و پریشان کر رہے ہیں، دھمکیاں دے رہے ہیں کہ کسی فرقے میں شامل ہو جاؤ نہیں تو تمہاری خوراک بند کر دیں گے، تو ایسی صورت میں بھی دین اسلام کی منشاء ہے کہ درخت کی جڑیں چبالی جائیں، موت قبول کر لی جائے لیکن کسی فرقے میں شامل نہ ہوا جائے کیونکہ فرقہ بندی اللہ تعالیٰ کے حکم سے بغاوت ہے، فرقہ بندی شرک و کفر ہے، **فرقہ بندی کی وجہ سے اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں** نیز فرقوں میں اسلام نہیں اور اسلام میں فرقے نہیں وغیرہ وغیرہ۔

(۶) اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جماعت المسلمین اور فرقے علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں فرقوں کو جماعت المسلمین نہیں کہا جا سکتا، خواہ جماعت المسلمین ہو یا نہ ہو۔

(۷) اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ شر و فتن و فرقہ بندی کے دور میں تمام فرقے کسی اور نام سے موسوم ہوں گے، وہ اپنے آپ کو ''جماعت المسلمین'' نہیں کہیں گے اور نہ ہی وہ ''جماعت المسلمین'' ہوں گے۔

ان تمام دلائل سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ''فرقے'' اور الجماعۃ'' میں بنیادی فرق یہ ہے کہ

فرقے کا نام بھی خودساختہ ہوتا ہے اور کام بھی جبکہ ''الجماعۃ'' کا نام اور کام دونوں منزل من اللہ شریعت کے مطابق ہوتے ہیں یعنی ''الجماعۃ'' سے مراد وہ جماعت ہے جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی ''جماعت المسلمین'' سے مشابہ ہو، اس میں کامل وحدت ہو، فرقوں اور جماعتوں کا مرکب نہ ہو، اس کا نام بھی وہی ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا یعنی ''جماعت المسلمین'' اور کام بھی وہی ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تھا یعنی اس خالص اور کامل دین اسلام پر عمل کرنا جو آسمان سے نازل ہوا تھا۔

الحمدللہ، اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اور اس کا ہم پر یہ گراں قدر احسان ہے کہ اس شروفتن کے دور میں ''جماعت المسلمین'' کے نام سے ایک ''الجماعۃ'' موجود ہے، جس میں ''الجماعۃ'' کی تمام ضروری خصوصیات موجود ہیں، مثلاً

الف:۔ جماعت المسلمین کا نام منزل من اللہ شریعت کے مطابق ہے۔

ب۔ جماعت المسلمین کا امیر خود بھی پابندی شریعت ومتبع سنت ہے اور ارکان جماعت سے بھی ان امور کی سختی سے پابندی کرواتا ہے۔

ج۔ جماعت المسلمین کا آئین، قانون، منشور اور ضابطہ حیات: فتوٰوں واقوال الرجال وقیاس اور فرقہ وارانہ فقہوں سے پاک، صرف اور صرف خالص دین اسلام یعنی قرآن مجید اور احادیث نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

د۔ جماعت المسلمین کا اہم مقصد، خلافت علی منہاج النبوۃ کا قیام اور دنیا کے چپے چپے پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور اس کے دین کا نفاذ ہے۔

جماعت المسلمین احیاء دین کے لئے بھرپور جدوجہد کررہی ہے۔ جماعت المسلمین کے اجتماعات و مطبوعات وتبلیغی وتنظیمی سرگرمیاں صرف اور صرف دین اسلام کی ترویج واشاعت وتبلیغ کے لئے مخصوص ہیں اور جماعت المسلمین کے ہر رکن نے اس مقصد کے لئے اپنی زندگی وقف کررکھی ہے۔

تو میرے بزرگو! دوستو، ماؤں اور بہنوں آپ سب کو بھی ''دعوت تحقیق'' ہے کہ آیئے موت آنے سے پہلے، کہ جس کے آنے کا کسی کو کچھ پتہ نہیں کہ کس وقت آجائے، لہٰذا اس مہلت سے جو کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے، فائدہ اٹھاتے ہوئے اس بات کی تحقیق کرلیں کہ کہیں ہم کسی فرقے میں تو نہیں ہیں؟ اگر

ایسا ہے تو پھر فوراً اس فرقے سے علیحدگی اختیار کرلیں اور تحقیق کریں اس بات کی کہ کیا ہم منزل من اللہ خالص دین اسلام پر عمل کرر ہے ہیں یا لوگوں کے بنائے ہوئے خودساختہ مذاہب پر؟ اگر ایسا ہے تو تو پھر غور وفکر کریں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پاس کیا لے کر جائیں گے؟ کیا یہ خودساختہ مذاہب، لیکن یہ تو فوراً رد کر دیئے جائیں گے، قبول نہیں ہوں گے، تو پھر اس عالم محشر میں ہمارا کیا حشر ہوگا؟

جماعت المسلمین توحید اور اتباع سنت پر سختی سے کاربند ہے، وہ صرف اسلام پر قائم ہے اور اس اسلام پر قائم ہے جو اسلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے کر گئے تھے اور جو فرقہ وارانہ مذاہب و مسالک کے وجود میں آنے سے پہلے موجود تھا، جماعت المسلمین اسی اسلام کی دعوت دیتی ہے۔

جماعت المسلمین ایک حاکم الحاکمین یعنی صرف اللہ تعالیٰ ایک واجب الاتباع امام یعنی امام الانبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دین یعنی دین اسلام ایک نام یعنی مسلم اور ایک جماعت یعنی جماعت المسلمین کی دعوت دیتی ہے، جماعت المسلمین کے اراکین کے باہمی تعلقات کی بنیاد ''الحب فی اللہ'' ہے نہ کہ دنیاوی تعلقات، جماعت المسلمین کے نزدیک فخر کا سبب ایمان باللہ ہے نہ کہ وطن اور زبان، آیئے جماعت المسلمین میں شامل ہو کر فرقہ بندی کو ختم کیجئے اور اس لعنت سے چھٹکارا حاصل کیجئے۔ آیئے جماعت المسلمین میں شامل ہو کر منزل من اللہ شریعت کے مطابق اپنی اصلاح، دین حق و دین فطرت یعنی دین اسلام کی تبلیغ، اسلامی معاشرے اور خلافت علی منہاج النبوت کے قیام اور دنیا کے چپے چپے پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت و دین کے نفاذ کی کوشش اور جدوجہد میں شریک ہو جایئے۔

آیئے جماعت المسلمین میں شامل ہو کر اُمت کو مزید تباہی و انتشار و خلفشار سے روکنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو وصّیت کرتے ہوئے فرمایا:۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْ اتَّقُو اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلاَ تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَo (العمران ۱۰۲)	اے ایمان والو! اللہ سے اس طرح ڈرو جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو

بسمِ اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

تلاش حق کے سلسلے میں کچھ سوالات

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ (الانعام۔۶۵)

(اے رسول آپ) کہہ دیجئے کہ اللہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اُوپر سے عذاب بھیج دے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے عذاب بھیج دے یا تمہیں فرقہ فرقہ بنا کر ایک دوسرے سے الجھا دے اور آپس کی لڑائی کا مزا چکھائے (اے رسول) آپ دیکھئے ہم (کس کس طرح الفاظ) بدل بدل کر اپنی آیتوں کو بیان کرتے ہیں تا کہ یہ لوگ سمجھ جائیں۔

اُمت میں اس وقت متعدد فرقے پائے جاتے ہیں۔ ہر فرقہ ''كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ'' کے بمصداق اپنے عقائد اور اعمال کو حق سمجھتا ہے اور ان پر پوری طرح سے مطمئن اور مگن ہے عقائد اور اعمال کے لحاظ سے ہر فرقہ دوسرے فرقے سے کافی حد تک مختلف ہے۔

لیکن آج کوئی فرقہ بھی اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں کہ وہ خود ایک فرقہ ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ واضح طور پر ارشاد فرماتا ہے:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا o سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور فرقے فرقے نہ بنو۔

اللہ تعالیٰ کی رسی سے مراد کتاب اللہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اَلَا وَاِنِّیْ تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهَا كَانَ عَلٰى ضَلَالَةٍ (صحیح مسلم کتاب الفضائل) خبردار ہو جاؤ میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ رہا ہوں ان میں سے ایک اللہ عزوجل کی کتاب ہے، وہ اللہ کی رسی ہے جس نے اس کی پیروی کی وہ ہدایت پر ہوگا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ گمراہی پر ہوگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رسی سے مراد کتاب اللہ ہے یعنی قرآن مجید اور حدیث نبوی اس لئے کہ کتاب اللہ کا اطلاق حدیث پر بھی ہوتا ہے۔

اس حقیقت سے بھی کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ جس کام کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے امت کو حکم دیا تھا کہ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہو، اس کو تو چھوڑ دیا اور جس کام کے کرنے کی ممانعت کی گئی کہ فرقے فرقے نہ بنو، اس پر اُمت نے خوب زور و شور سے عمل کیا، بہر حال تمام فرقوں کے علماء اس آیت کو دوسروں پر چسپاں کرنے کیلئے پڑھتے ہیں اور آئے دن یہ ثابت کرتے ہیں کہ ان کے علاوہ باقی سب فرقے ہیں اور خود کو نجات دہندہ یعنی جنت میں لے جانے والا گروہ باور کراتے ہیں۔

ان حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ہر قلب سلیم رکھنے والے شخص کے ذہن میں فطری طور پر یہ سوال اُبھرتا ہے کہ

کس فرقے یا جماعت کے پاس وہ اسلام ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم امت کو دے کر گئے تھے تا کہ وہ اس میں شامل ہو کر فرقہ بندی کے عذاب سے چھٹکارا حاصل کرے اور آخرت کی فلاح و کامرانی حاصل کر سکے؟

مختلف فرقوں کی دعوت پر لبیک کہتا ہوا کوئی شخص کسی مذہب، کسی مسلک، کسی مکتبہ فکر سے وابستہ ہو کر بھی مطمئن نہیں ہوتا۔ اس شخص کے ذہن میں کچھ سوالات ابھرتے ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

سوالات

۱۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے مذہب اہلحدیث، مذہب حنفی، مذہب شافعی، مذہب حنبلی، مذہب مالکی، مذہب جعفری اور دیگر مذاہب میں سے کسی ایک مذہب کی پیروی کا حکم دیا ہے؟

۲۔ کیا خیر القرون میں کوئی صحابی، تابعی یا تبع تابعی مذکورہ بالا مذاہب میں سے کسی مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔

۳۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں دوبارہ تشریف لانے کے بعد منزل من اللہ دین اسلام کی پیروی کریں گے یا اپنے ہی نام سے منسوب پروٹیسٹینٹ مذہب یا کیتھولک مذہب کی پیروی کریں گے؟ (بعض علماء کا خیال ہے کہ وہ حنفی، مالکی یا اہلحدیث ہونگے)۔

۴۔ کہاجاتا ہے کہ موجودہ تمام فقہی مذاہب اوران کی ذیلی برادر تنظیمیں دائرہ اسلام کے اندر ہیں اگر یہ سچ ہے تو کیا یہ سب مذاہب اور مسالک بھی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم پر نازل کئے گئے تھے؟

۵۔ اگر بکھرے ہوئے اجزاء کا مجموعہ اسلام ہے توان میں سے ہر ایک اپنے ہی جزو پر کیوں عمل کرتا ہے دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں یا چھٹے جزو پر کیوں عمل نہیں کرتا؟

۶۔ اس دور میں کوئی غیر مسلم اگر دین اسلام کو قبول کرنا چاہے تو موجودہ مذاہب میں سے کس مذہب کو اختیار کرے تا کہ وہ آیت کریمہ ''اُدْخُلُو فِیْ السِّلْمِ کَافَۃً'' (البقرہ۔۲۰۸) کے تحت صحیح معنوں میں عمل کر سکے۔

۷۔ اگر کوئی شخص موجودہ مروجہ مذاہب کو تسلیم نہیں کرتا یاان کی کسی ذیلی برادر تنظیم کو تسلیم نہیں کرتا تو کیا وہ کافر ہے؟

۸۔ نماز دین کا دوسرا ستون ہے اگر کوئی شخص فجر کی نماز اہلحدیث کے طریقہ پر ظہر کی نماز حنفی، عصر کی نماز شافعی، مغرب کی نماز حنبلی اور عشاء کی نماز مالکی طریقہ پر ادا کرے تو کیا اس نے قرون اولیٰ والے اسلام پر عمل کرنے کا حق ادا کر دیا؟

۹۔ سنن ابی داؤد کی ایک صحیح حدیث میں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے تہتر (۷۳) حصوں میں تقسیم ہو جانے کی پیشین گوئی فرمائی ہے اور یہ بھی ارشاد فرمادیا کہ ان تہتر میں سے بہتر (۷۲) جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور آگے فرمایا ''وہی الجماعۃ'' **(اور وہ جماعت ہوگی)**۔ اس جنت میں جانے والی ''الجماعۃ'' سے مسلمانوں کے موجودہ فرقوں میں سے کونسا فرقہ مراد ہے؟ مثلاً (۱) جماعت اہل حدیث (۲) جمعیت اہلحدیث (۳) مرکزی جمعیت اہلحدیث (۴) جماعت شبان اہلحدیث (۵) جماعت انجمن اہلحدیث (۶) جماعت غرباء اہلحدیث (۷) اہل سنت والجماعت (۸) تبلیغی جماعت (۹) جماعت اسلامی (۱۰) تنظیم اسلامی (۱۱) جماعت اشاعت توحید والسنۃ (پنج پیری) (۱۲) جمعیت علماء اسلام (فضل الرحمٰن گروپ) (۱۳) جمعیت علماء اسلام (درخواستی گروپ) (۱۴) جمعیت علماء پاکستان (نورانی گروپ) (۱۵) جمعیت علماء پاکستان (عبد الستار نیازی گروپ (۱۶) جماعت منہاج القرآن (۱۷) جماعت حزب اللہ (۱۸) انجمن سپاہ صحابہ (۱۹) انجمن سپاہ اہل بیت (۲۰)

دیوبندیوں کی حیاتی قویدہ کی حامل جماعت (۲۱) دیوبندیوں کی مماتی عقیدہ کی حامل جماعت (۲۲) مسعود الدین عثمانی صاحب کی توحیدی جماعت (۲۳) سلفیوں کی جماعت (۲۴) حنفیوں کی جماعت (۲۵) شافعیوں کی جماعت (۲۶) حنبلیوں کی جماعت (۲۷) مالکیوں کی جماعت (۲۸) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ (۲۹) مختلف گدی نشینوں کی مختلف جماعتیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

۱۱۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم مندرجہ بالا فرقوں میں سے کس فرقے کے ساتھ تعلق رکھتے تھے؟ اگر آپ کسی خاص فرقے سے تعلق رکھتے تھے تو پھر اس آیت کا منشاء کیا ہے " اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَ کَانُوْ شِیَعاً لَّسْتَ مِنْھُمْ فِیْ شَیْءٍ (الانعام۔۱۶۰) جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور ہو گئے فرقے فرقے (اے رسول) آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" وَلَا تَکُوْنُوْ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ مِنَ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَ کَانُوْ شِیَعًا، کُلُّ حِذْبٍ بِمَا لَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ ○ مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ (یعنی) ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور فرقے فرقے ہو گئے، تمام فرقے جو کچھ ان کے پاس ہے اسی میں مگن ہیں۔ (الروم ۳۱،۳۲)

اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اہل کتاب کی طرح فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا" وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَ ھُمُ الْبَیِّنٰتُ وَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○ (اے ایمان والو!) تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقے فرقے بن گئے اور کھلے دلائل آ جانے کے بعد بھی اختلاف پر (قائم) رہے۔ ایسے لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔ (آل عمران۔۱۰۵)

مذکورہ آیات کی روشنی میں موجودہ فرقے جو اختلاف و افراق کی بنیاد پر وجود میں آئے ہیں اگر یہ تمام فرقے دین کے ٹکڑے ٹکڑے نہیں تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق وہ کون سے فرقے ہیں جو جہنم میں جائیں گے؟

۱۳ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (ا) ثَلاَثٌ لَا یُغِلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ : اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ، وَالطَّاعَۃُ لِذَوِی الاَمْرِ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ (مستدرک حاکم وسندہ صحیح علیٰ شرط البخاری ومسلم) ترجمہ: تین باتیں ایسی ہیں کہ جن کے معاملہ میں مؤمن کا قلب

خیانت نہیں کرتا: عمل کو خالص اللہ کے لئے کرنا، امراء کی اطاعت کرنا اور جماعت المسلمین سے چمٹے رہنا۔ (۲) تَلْزَمَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ... فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا (صحیح بخاری و صحیح مسلم) ترجمہ جماعت المسلمین اور ان کے امیر کے ساتھ چمٹے رہنا.... تمام فرقوں سے علٰیحدہ رہنا۔

یہ بتائے کہ مندرجہ بال فرقوں میں کونسا فرقہ ''جماعت المسلمین'' ہے تا کہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اس سے اور اس کے امیر سے چمٹا جائے اور جو' فرقے'' ہیں ان سے حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت علٰیحدہ رہا جائے؟

جولوگ ''جماعت المسلمین'' کے ساتھ وابستہ نہیں ہوں کیا وہ مستدرک حاکم کی مندرجہ بالا حدیث کی روشنی میں مؤمن ہوں گے؟

جولوگ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث کے حکم کے بموجب تمام فرقوں سے علٰیحدہ نہیں، کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمان نہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری نافرمانی کی اس نے (جنت میں جانے سے) انکار کردیا (صحیح بخاری)

تمام اہل ذکر اور اہل فکر سے درخواست ہے کہ وہ برائے مہربانی قرآن مجید اور اس کی منزل من اللہ تشریح یعنی احادیث صحیحہ کی روشنی میں جواب سے سرفراز فرمائیں،

منجاب: جماعت المسلمین

اپنے فرقہ وارانہ ناموں کا ثبوت دیجئے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا (یونس۔۱۹)	(پہلے) سب لوگ ایک ہی اُمت تھے پھر وہ ایکدوسرے سے علٰیحدہ ہو گئے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً (بقر۔۲۱۳)	(پہلے) سب لوگ ایک ہی امت تھے

آیات بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو ایک اُمت بنایا تھا اور وہ ایک عرصہ تک ایک ہی

امت رہے لیکن بعد میں وہ آپس میں اختلاف کر کے فرقوں میں بٹ گئے، اللہ تعالیٰ نے پھر ان لوگوں کو ایک کرنے کا اہتمام کیا۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ (البقرا ۲۱۳)

لہذا انبیاء (علیہم السلام) کو بشیر و نذیر بنا کر مبعوث فرمایا اور ان پر حق کے ساتھ کتاب نازل کی تا کہ وہ ان کے آپس کے اختلاف میں فیصلہ کر دے۔

آیت بالا سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو مختلف فرقوں میں دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا، اور اگر وہ مختلف فرقوں میں بٹ جاتے تھے تو انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمان کر پھر انہیں ایک جماعت بن جانے کی ہدایت کرتا تھا۔

جب گذشتہ قرنوں اور زمانوں میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو مختلف فرقوں میں بٹ جانا پسند نہیں کیا تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ آخری نبی کی امت کا مختلف فرقوں میں بٹ جانا پسند کرے، **اللہ تعالیٰ نے یقیناً اس بات کو پسند نہیں فرمایا کہ یہ آخری امت مسلمہ فرقوں میں تقسیم ہو، لہذا حکم دیا:۔**

- **وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا** ۝ (آل عمران۔۱۰۳) (اے ایمان والو!) سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور فرقے فرقے نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرقے فرقے بننے سے منع فرمایا تھا لیکن وائے افسوس یہ امت بھی مختلف فرقوں میں تقسیم ہوگئی، علیحدہ علیحدہ مذہب بنا لئے اور علیحدہ علیحدہ نام رکھ لئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ (حج ۷۸) اللہ نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے۔

افسوس کہ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام کو چھوڑ کر فرقہ وارانہ ناموں سے اپنے آپکو موسوم کیا اور پھر انہی ناموں پر فخر کرنے لگے، یہ نام انہوں نے خود رکھ لئے قرآن و حدیث سے ان ناموں کی کوئی دلیل نہیں ملتی، اگر ان ناموں میں سے کوئی نام اچھا ہوسکتا تھا تو ''اہل حدیث'' نام تھا، کیونکہ یہ ایک اصولی نام ہے، اشخاص کی طرف منسوب نہیں ہے جس طرح کہ دوسرے فرقوں کے نام اشخاص کی طرف منسوب ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن و حدیث سے ''اہل حدیث'' نام کا بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا، ان لوگوں کا کہنا ہے کہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے ''حدیث'' کہا ہے اور یہ ''اہلحدیث'' نام کا ثبوت ہے۔ ہم کہتے ہیں اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ''حدیث'' کہا ہے تو آپ کو اس سے کیا فائدہ پہنچتا ہے آپ کو تو ''اہل حدیث'' نہیں کہا، اگر کہا ہو تو بتایئے۔ قرآن مجید کو تو اللہ

تعالیٰ نے ''ذکر'' بھی کہا ہے، تو کیا اگر کوئی فرقہ اپنا نام ''اہل ذکر'' رکھ لے تو آپ اسے گوارا کرلیں گے۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے ''کتاب'' بھی کہا ہے، تو کیا اگر کوئی فرقہ اپنا نام ''اہل کتاب'' رکھ لے تو آپ اس نام کو صحیح سمجھ لیں گے یا یہ اصرار کریں گے کہ ''اہل حدیث'' نام ہی رکھو، یہی صحیح ہے۔ ہمارا تجربہ تو یہ ہے کہ جب ''مسلمین'' نام کو برداشت نہیں کیا جارہا جو خاص اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام ہے تو دوسرے ناموں کو کس طرح برداشت کیا جائیگا۔

الغرض نہ ''اہل حدیث'' نام قرآن و حدیث میں ملتا ہے نہ دوسرے فرقوں کے نام قرآن و حدیث میں ملتے ہیں۔ ہم اہل حدیث اور دوسرے تمام فرقوں سے گذارش کرتے ہیں کہ قرآن و حدیث سے ثبوت دے کر ہماری راہنمائی فرمائیں اور اگر آپ ثبوت نہ دے سکیں اور ہرگز نہ دے سکیں گے، تو پھر ہم خیر خواہانہ آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ ان ناموں کی قربانی دیکر اپنا صرف وہی نام رکھ لیں جو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی نام سے خوش ہوگا جو اس نے رکھا تھا۔ اس نام سے خوش نہیں ہوگا جو اس نے نہیں رکھا، اللہ تعالیٰ کو خوش کیجئے اور دنیا و آخرت کی فوز و فلاح حاصل کیجئے۔

جماعت المسلمین

نوٹ (۱) جماعت المسلمین کا ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کیماڑی والے سے کوئی تعلق نہیں، جماعت المسلمین ان کے بعض عقائد سے سخت بیزار ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بحران کو منسوب کر کے سخت گستاخی کی ہے جماعت المسلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ذراسی گستاخی کو بھی کفر سمجھتی ہے۔

(۲) کراچی میں جماعت المسلمین کا مرکز ہے کراچی میں جماعت المسلمین کی کوئی شاخ کسی بھی علاقہ یا ...مہ میں نہیں ہے۔

غیر مقلدین میں تقلید کی شدت
ذہن پرستی کے کرشمے

ایک فرقہ غیر مقلد ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کے دعوے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں کہیں تقلید کا نام و نشان نہیں ہوگا لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ اس فرقہ کا حال یہ ہے قرون اولیٰ کے ائمہ کی تقلید کو حرام بلکہ شرک کہتا ہے لیکن ماضی قریب یا دور حاضر کے علماء کے فتووں اور قیاس پر بے دلیل اور بلا تامل عمل کرتا ہے اور طرفہ یہ کہ ان علماء کی تقلید کو تقلید نہیں سمجھتا۔ اس فرقہ کی مثال ہمارے ہاں کے ان دو فرقوں جیسی ہے جو ایک ہی مسلک کے ماننے والے ہیں، ان میں سے ایک فرقہ جب انبیاءؑ اور اولیاءؒ

کی تعریف میں غلو کرتا ہے اور ان کو اللہ عزوجل سے جا ملاتا ہے تو دوسرا فرقہ انہیں مشرک کہتا ہے لیکن جب اپنے پیر صاحب کا معاملہ آتا ہے تو یہ دوسرا فرقہ وہ سب کچھ کرگزرتا ہے جو پہلا فرقہ انبیاءؑ اور اولیاءؒ کے ساتھ کرتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ لیکن اس کو شرک نہیں سمجھتا، بالکل یہی حال غیر مقلدین کا ہے۔ دوسرے اگر آئمہ دین کی تقلید کرتے ہیں تو یہ انہیں مشرک کہتے ہیں لیکن جب اپنے علماء کا معاملہ آتا ہے تو ان کی تقلید کرنے والوں کو مشرک نہیں کہتے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے ''کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر''، کتنی حیرت کی بات ہے کہ اگر کسی امام کا فتویٰ پیش کیا جائے تو اس کے ثبوت میں حدیث کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن ماضی قریب یا اپنے دور اور اپنے علاقہ کے علماء کے فتووں کو بے دلیل تسلیم کرتے ہیں اور جو تسلیم نہ کرے اسے برا سمجھتے ہیں۔ اس سلسلے چند باتیں درج ذیل ہیں، ملاحظہ فرمایئے اور پھر ٹھنڈے دل سے فیصلہ کیجئے کہ ہماری معروضات کہاں تک صحیح ہیں۔

(۱) **مسجد کا جلسۂ افتتاح**: اگر اس جلسہ کی دلیل طلب کی جائے تو جواب ملتا ہے کہ بڑے بڑے علماء کرتے آئے ہیں۔

(۲) **جلسۂ تعزیت اور قرارداد تعزیت**: اگر ان دونوں باتوں کے سلسلے میں سنت سے ثبوت طلب کیا جائے تو کہتے ہیں ''بڑے بڑے علماء کرتے آئے ہیں۔

(۳) **مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کے سلسلے میں جلسہ**: جب دریافت کی جائے کہ اس جلسہ کی کیا سند ہے تو جواب وہی ملتا ہے۔

(۴) **فرض نماز کے بعد اجتماعی دعاء**: اس سلسلہ میں حدیث طلب کی جائے کہتے ہیں کہ بڑے بڑے علماء کرتے آئے ہیں یا کبھی انفرادی دعاء کا ثبوت پیش کرکے اسی پر اجتماعی دعاء کو قیاس کر لیتے ہیں۔

(۵) **آیہ کریمہ** ''ثم ان علینا حسابھم'' **کے جواب میں** ''اللھم حاسبنی حسابا یسیرا'' **پڑھانا**: اگر اس دعاء کا ثبوت طلب کیا جائے تو جواب وہی ملتا ہے یا کبھی یہ مغالطہ دیا جاتا ہے کہ یہ دعاء حدیث میں ہے لہٰذا اس کا پڑھنا بدعت نہیں حالانکہ حدیث میں اس آیت کے جواب میں اس دعاء کے پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں۔

کبھی یہ لوگ ہم سے پوچھتے ہیں کہ اچھا آپ ہی بتائیں کہ اس آیت کے جواب میں کیا پڑھا جائے،

جب ہم ان سے کہتے ہیں کہ اگر دعاء کا مقرر کر لینا ہمارے اختیار میں ہوتا تو ہم آپ ہی کو کیوں روکتے تو اپنے مقلدین سے کہتے ہیں ان کی بات نہ سنو، ان کے پاس کسی مدرسہ کی سند نہیں۔

ذیل میں ہم ان لوگوں کی چند باتیں اور لکھ رہے ہیں جن کے ثبوت میں بس یہ علماء کے فعل کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔

(۶) رمضان میں ختم قرآن مجید کے بعد جلسہ

(۷) ایصال ثواب کے لئے جلسۂ قرآن خوانی

(۸) میت کے گھر جا کر تعزیت کے بعد اجتماعی دعا مغفرت۔

(۹) تعویذ، گنڈے

(۱۰) مراقبے

(۱۱) الا اللّٰہ کی ضربیں لگانا

(۱۲) ذکر کے حلقے

(۱۳) مسنون تصوف : ایک غیر اسلامی چیز کے ساتھ مسنون کا لفظ لگانا کتنی بڑی جرأت ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے اسلامی سوشلزم یا رقص وسرود کو اسلامی ثقافت کہنا۔

(۱۴) شب قدر میں جلسے اور مجالس دعاء کا انعقاد

(۱۵) ربیع الاول کے مہینہ میں سیرت کانفرنس یا جلسہ سیرت النبی: حالانکہ ربیع الاول کے مہینہ کے علاوہ بھی اس کانفرنس یا جلسہ کا کوئی ثبوت نہیں۔

(۱۶) فرقہ وارانہ نام: جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آپ صرف قرآن مجید اور حدیث شریف کے ماننے کے مدعی ہیں، ذرا اپنے فرقہ وارانہ نام (اہلحدیث) کا ثبوت تو قرآن مجید یا حدیث شریف سے دیجئے تو قرآن مجید کے نام کا ثبوت دیتے ہیں، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ہم قرآن مجید کے نام کا ثبوت نہیں مانگتے، ہم تو آپ کے فرقہ وارانہ نام کا ثبوت مانگتے ہیں تو کہتے ہیں آپ قرآن مجید کے منکر ہیں۔

ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ اہلحدیث نام قرآن مجید یا حدیث شریف میں ہے لیکن اس دعوے کے ثبوت میں وہ آج تک کوئی دلیل پیش نہ کر سکے، ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ایک صحابی کا قول پیش

کرتے ہیں جوانہوں نے طلباء سے کہا تھا حالانکہ اس قول میں عوام کو ان نام سے پکارنے کی کوئی دلیل نہیں، مزید برآں صحابی کے اس قول کی سند میں ایک راوی ابو ہارون العبدی بقول امام بخاریؒ کذاب ہے، پھر بھی یہ لوگ اس جعلی قول کو پیش کرتے ہیں۔ ان کا اس بناوٹی قول کا سہارا لینا انتہائی افسوسناک ہے۔

ان میں ایک ذیلی فرقہ اور نکل آیا ہے، اس نے اس فرقہ وارانہ نام کے ساتھ ایک لفظ ''غرباء'' اور بڑھالیا ہے، معلوم نہیں اب یہ اضافہ شدہ نام اصلی نام ہے یا بغیر اضافہ کا نام اصلی نام ہے تقلید اتنی رچ گئی ہے کہ پوچھتا کوئی نہیں، تقلید کی اس شدت پر اب تو انہی کے سنجیدہ عالم چیخ اٹھے ہیں لیکن نتیجہ کچھ نہیں۔

(۱۷) کتاب وسنت کا نام ہر وقت زبان پر ہے لیکن جب ان سے پوچھا جائے کہ ترک سنت جائز ہے یا گناہ، تو کہتے ہیں کہ جائز ہے، گناہ نہیں، قارئین کو حیرت ہو رہی ہوگی کہ یہ ہم کیا سن رہے ہیں، سنت پر مٹنے والے سنت کے ترک کو جائز سمجھیں گے یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ قارئین کرام کو حیرت ہو یا نہ ہو حقیقت تو یہی ہے۔

(۱۸) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے احکام کو بغیر کسی قرینۂ صارفہ کے نفل سمجھتے ہیں، گویا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض نہیں نفل ہے۔

(۱۹) رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل میں تضاد تسلیم کرتے ہیں، کہتے ہیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کسی کام کو منع کرنے کے بعد خود اس کام کو اس لئے کرتے تھے کہ اس کا جواز ثابت ہو جائے، سوال یہ ہے کہ پھر منع کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ آپ یہ بھی کہہ سکتے تھے کہ ایسا کر لینا جائز تو ہے لیکن نہ کرنا افضل ہے، کم از کم اس کا یہ فائدہ تو ہوتا کہ غیر مسلم یہ نہ کہتے کہ تمہارے نبی جو کہتے تھے وہ کرتے نہیں تھے، نبوت پر کتنی بڑی چوٹ ہے لیکن ذہن پرستی کو سب کچھ گوارا ہے۔

(۲۰) ابھی کچھ عرصہ پہلے ان کے امیر صاحب نے قیاس کو حجت مان لیا (الاعتصام لاہور مورخہ ۲۰، ۲۷ اپریل ۱۹۷۹ء) کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ قیاس کب سے حجت شرعیہ بن گیا بلکہ ایک پروفیسر صاحب نے ان کی تائید کردی اور اوپر کی تمام باتوں کا جواب قرآن وحدیث سے دینے کے بجائے قیاس سے دینے کو کافی سمجھ لیا، اب اگر پوچھا جائے کہ آپ کا یہ فرقہ وارانہ نام کہاں سے آیا

تو جواب ملتا ہے، قیاس سے اور قیاس حجت ہے اگر پوچھا جائے کہ "ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم" **کے جواب میں** "اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَاباً يَسِيْرًا" کہاں سے آیا تو کہتے ہیں "قیاس سے" گویا انہوں نے بھی تقیہ جیسا ایک ہتھیار ایجاد کر ہی لیا، لیجئے اب کونسی بات رہی جس کا جواب نہ دیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ کا دین لوگوں کے قیاس کا مجموعہ بن گیا، گویا دین کامل نہیں ہے، قیامت تک قیاس ہوتے رہیں گے اور دین بنتا رہے گا۔ قارئین کرام کو حیرت ہوگی کہ جن لوگوں کے ہاں صحابی کا قول حجت نہیں ان کے ہاں کسی عالم کا قیاس کیسے حجت ہوگیا، ہم اس کا کیا جواب دیں، ہمیں خود حیرت ہے۔

گویا اسلام اب صرف وحی کا نام نہیں رہا بلکہ وحی اور قیاس کے مجموعہ کا نام ہے، جہاں سے یہ لوگ مقلدین سے علیحدہ ہوئے تھے وہیں ان سے آملے! بتایئے اب ان میں مقلدین میں کیا فرق رہا؟

بہر حال جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں اور کر رہے ہیں نام قرآن مجید اور حدیث نبوی کا ہی لیتے ہیں لیکن اپنے ان اقوال و افعال پر قرآن مجید اور حدیث نبوی سے کوئی ثبوت پیش کرنے سے عاجز ہیں، یہی وجہ ہے کہ اپنے عجز پر پردہ ڈالنے کے لئے قیاس کا دفاعی ہتھیار انہیں ایجاد کرنا پڑا۔

الغرض علماء اپنے کسی گذشتہ عالم کے مقلد ہیں اور عوام اپنے موجودہ علماء کے۔

ذہن سازی: ان کے علماء نے عوام کی ذہن سازی تین طریقے سے کی ہے:

۱۔ اعتراض کرنے والے کے پاس کسی دینی مدرسہ کی سند نہیں لہٰذا اس کی کسی بات کو نہ سنو۔

۲۔ بڑے بڑے علماء کرتے آئے ہیں، کیا یہ ان سے بڑے عالم ہیں؟

۳۔ یہ کام قیاس سے نکالا گیا ہے اور قیاس حجت ہے،

ذہن سازی کے نتیجے میں ذہن پرستی اتنی مستحکم ہوگئی ہے کہ الامان الحفیظ! اب کوئی ان سے منوائے تو کیسے منوائے؟

ان میں چند لوگ ایسے ہیں جو مندرجہ بالا بدعات کو بدعات سمجھتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ ہم ان علماء کے مقلد نہیں لیکن ان سے عقیدتاً اس قدر منسلک ہیں کہ ان سے بیزاری کا اظہار بھی نہیں کرتے۔

ہم اہلحدیث کو فرقہ سمجھتے ہیں، اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ہم ہی نہیں بلکہ انہی کے ایک بڑے عالم نے بھی ان کو فرقہ تسلیم کرلیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ "یہ جماعت ایک تحریک کے بجائے ایک فرقہ بن کر رہ گئی ہے" (ماہنامہ محدث لاہور، بابت ماہ جمادی الاولیٰ والآخرۃ ۱۴۰۰ھ ۲۲۶ ص سطور ۱۸، ۱۹)

ذہن پرستی کی حفاظت

ذہن سازی کے نقشے بھی آپ نے دیکھے، ذہن پرستی کی کرشمہ سازیوں کا بھی آپ نے مطالعہ کیا، اب ذرا یہ بھی دیکھئے کہ ذہن پرستی کی حفاظت کس کس طریقے سے کی جاتی ہے! جو چیز ذہن میں سمائی ہوئی ہے اسے نکالنا گوارا نہیں لہٰذا طرح طرح کی باتیں بنائی جاتی ہیں:۔

(۱) کوئی کہتا ہے کہ ہم آپ کی بات ہی سننا نہیں چاہتے، ہمیں غلطی ہی پر رہنے دیجئے، ہم اپنی قبر میں جائیں گے، آپ اپنی قبر میں، آپ اپنی نبیڑ یئے۔

(۲) کوئی کہتا ہے کہ ہم اپنے آباء واجداد کے ساتھ ہیں، اگر وہ دوزخ میں جائیں گے تو ہمیں بھی دوزخ میں جانا منظور ہے، ہم انہیں دوزخ میں چھوڑ کر جنت میں نہیں جائیں گے۔

(۳) کوئی کہتا ہے کہ آپ علماء سے بات کیجئے، اگر وہ مان لیں گے تو ہم بھی مان لیں گے۔

(۴) کوئی مقرر یا واعظ یہ کہتا ہے کہ یہ بات علماء سے پوچھئے، ہم سے نہیں، گویا وہ کسر نفسی کا اظہار کر کے اپنی ذہن پرستی کے اطراف ایک حصار کھینچ لیتا ہے۔

(۵) کوئی عالم یہ کہتا ہوا نظر آتا ہے کہ تم جاہل ہو، فقہ اور فقہاء کی باتیں تمہاری سمجھ سے بالاتر ہیں۔

(۶) کوئی کہتا ہے کہ تم ظاہری ہو، رموز شریعت کو تم نہیں سمجھ سکتے

(۷) کوئی کہتا ہے ''بڑے بڑے علماء ایسا کرتے آئے ہیں، لہٰذا یہی صحیح ہے''۔

(۸) کوئی عالم محض لمبی تقریروں سے سامعین کو مرعوب کر کے مخالف کے مقابلہ میں اپنا سکہ بٹھالیتا ہے۔

(۹) کوئی عالم غیر موجود کتابوں کا غلط حوالہ دے کر اپنا پیچھا چھڑا لیتا ہے۔

(۱۰) کوئی عالم قرآن مجید اور حدیث شریف کی من مانی تاویل کر کے یا کسی صحیح حدیث کو بلاوجہ ضعیف کہہ کر اپنے نظریہ کی قلعہ بندی کر لیتا ہے۔غرض یہ کہ توحید وسنت کی اشاعت وتبلیغ ایک مشکل کام بن گیا ہے، بہرحال کوشش کرنا ہمارا کام ہے، ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے، ہم سب کو صراط مستقیم پر گامزن ہونے اور اس پر استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

اسلام انصاف پر مقتضی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا، اِعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ (مآئدۃ۔۸)	کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو، نہیں بلکہ تمہیں انصاف ہی کرنا چاہیئے، تقوے کے یہی قریب ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

اللہ تعالیٰ کے واسطے، اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہ شنآن، یہ ضد، یہ بغض دلوں سے نکال دیجئے، ذہن پرستی کو بالائے طاق رکھیئے اور زُلْ مَعَ الْحَقِّ حَيْثُ زَالَ (جدھر حق گھومے، ادھر ہی گھوم جایئے) یہی تقویٰ ہے، یہی دیانت ہے۔ یہی ایمان ہے، یہی توحید ہے۔

فرقہ بندی سے نجات

فرقوں کی بھر مار بھی ہو اور فرقہ واریت کے نقصانات بھی واضح ہو چکے ہوں تو عقل سلیم اور قلب منیب والے تو بے چین ہو جاتے ہیں اور جب علماء سے رابطہ کرتے ہیں تو مزید پریشان ہو جاتے ہیں کیونکہ ہر مولوی، جو کچھ اس کے پاس ہے بزعم خود صرف اسی کو اسلام سمجھتا ہے۔ اسی کی دعوت دیتا ہے اور اسی میں نجات سمجھتا ہے، دلائل و مفہوم بھی کھینچ تان کر اور توڑ مروڑ کر قرآن و حدیث میں سے نکالے جاتے ہیں، فرقہ بندی سے نجات چاہنے والے اور حق کے متلاشی کو سمجھ نہیں آتا کہ کون سا اسلام قبول کیا جائے کیونکہ سبھی اسلام کے دعوے دار ہیں اور تہتر فرقوں میں اپنے آپ کو الجماعۃ یعنی جنت میں جانے والی جماعت باور کراتے ہیں، ایسے حالات میں لازم ہے کہ فرقہ بندی سے نجات کا مستقل اور پائیدار حل تلاش کر کے لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے، تاکہ دنیا میں امن کے ساتھ ساتھ آخرت کی دائمی خوشیاں حاصل ہوں اور خالص دین پر عمل کرنے کا موقع ملے، لہٰذا ملاحظہ فرمائیں ایک کارگر اور تیر بہدف نسخہ:

ا۔ ہمارا نام صرف مسلم فرقہ وارانہ نام نہیں

فرقہ بندی سے مستقل نجات کے لئے لازم ہے کہ اپنے اپنے خودساختہ فرقہ وارانہ ناموں کی قربانی دے دی جائے اور صرف اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام "مسلم" پر ہی اکتفا کیا جائے کیونکہ ازل سے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے ماننے والوں کا نام مسلم رکھا ہے۔

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا (حج ۷۸)	اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور اس سے پہلے والی کتابوں میں تمہارا نام مسلمین رکھا۔

۲۔ ہمارا دین صرف اسلام فرقہ وارانہ مذہب نہیں۔

فرقہ واریت کے سد باب کے لئے دوسرا اہم کام یہ ہے کہ ہمارا دین صرف اسلام ہو فرقہ وارانہ مذہب، مسلک، یا مکتبِ فکر سے ہمارا کوئی تعلق نہ ہو، اسلام ہی ہمارا اوڑھنا اور بچھونا ہو، اس میں کسی فتوے، رائے قیاس اور خود ساختہ فقہ کی ملاوٹ نہ ہو، یہی ''منزل من اللہ شریعت'' ہے اور اسی کو اللہ نے پسند فرمایا ہے اور یہی قابل قبول ہے۔

رَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْناً (مائدہ۔۳) — اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین اسلام ہی کو پسند فرمایا ہے

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ (آل عمران۔۸۵) — جو کوئی اسلام کو علاوہ کسی اور چیز کو دین کے طور پر تلاش کرے تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔

۳۔ ہمارا امام صرف محمد الرسول اللہ ﷺ فرقہ وارانہ امام نہیں۔

فرقہ بندی کے خاتم کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہمارے لئے اسوۂ حسنہ یعنی امام بھی ایک ہو، جسے اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہو۔ کوئی فرقہ وارانہ امام نہیں اور وہ ہیں آخری نبی دائمی امام، امام الانبیاء اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہاں امام سے مراد وہ امام نہیں جو نماز پڑھاتا ہو، جو کسی فن میں مہارت رکھنے کی وجہ سے اس فن کا امام کہلاتا ہو۔ کوئی امیر یا حکمران بھی نہیں۔ وہ امام بھی نہیں جو کسی تنظیم کا امام ہو یا اس کے ساتھ کسی مذہب یا فرقے کو منسوب کر دیا گیا ہو، مذکورہ امام واجب الاحترام تو ہو سکتے ہیں واجب الاتباع نہیں۔ کہاں تو امام سے مراد وہ امام ہے جس کو ہمارے لئے بہترین نمونہ قرار دے دیا گیا ہو۔ جس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہو، جس کا ہر جملہ ضابطہ حیات ہو۔ جس کی پیروی سے نجات اور ہدایت ملتی ہو۔ جس کے قول و فعل کی مخالفت فتنۂ عظیم اور عذاب الیم کا موجب ہو اور وہ ہیں صرف محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آیئے: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو واحد واجب الاتباع امام مان کر سب ایک ہو جائیں اور یہی اللہ کی رضاء ہے۔

۴۔ ہماری اجتماعیت صرف جماعت المسلمین، فرقہ وارانہ جماعت نہیں۔

فرقہ واریت سے نجات کیلئے فرقہ وارانہ جماعتوں سے چھٹکارا حاصل کرنا بھی لازمی ہے۔ فرقوں سے کنارہ کشی اختیار کرنا ہوگی اور جب آپ فرقوں سے بیزار ہو جائیں گے تو فرقے خود بخود ختم ہو

جائیں گے۔اور جب فرقے ختم ہو جائیں گے تو پھر اہل اسلام کی صرف ایک ہی اجتماعیت ہو گی جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں تھی۔

فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ (صحیح بخاری)	نماز عید میں شامل نہ ہو سکنے والی خواتین کو بھی چاہیئے کہ وہ عید کے دن عید کے میدان میں)
تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُم (صحیح بخاری)	جماعت المسلمین اور اس کے امیر کے ساتھ منسلک رہیں۔

یہی امت واحدہ کا تقاضہ ہے، یہی اللہ تعالیٰ کی منشاء ہے اور یہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے اور یہی فرقہ واریت کا حل ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ فرقے تو موجود رہیں اور فرقہ بندی ختم ہو جائے۔

یہ کہاں کا انصاف ہے کہ فرقہ واریت اور فرقہ بندی کو برا تو کہا جائے لیکن فرقوں سے کنارہ کشی نہ اختیار کی جائے۔

۵۔ ہماری منزل صرف خلافت علیٰ منہاج النبوت ہے، جمہوریت نہیں۔

اسلام میں مملکت کا نظم ونسق چلانے، اجتماعیت کو مجتمع رکھنے اور عوام الناس (مسلم وغیر مسلم) کے مسائل حل کرنے کو خلافت کہتے ہیں۔ اسلام میں بادشاہت جمہوریت اور سوشلزم یا دیگر کسی قدیم یا جدید نظام کا کوئی تصور نہیں۔

اسلام میں رعایا پر حکمرانی کرنے، رعب اور دبدبہ بٹھانے، بھیڑ بکریوں کی طرح ہانکنے، اور حیوانوں کا سا سلوک کرنے کی سیاست نہیں ہے۔ اسلام میں تو خلیفہ کو خادم الاسلام والمسلمین کا کردار ادا کرنا پڑتا ہے کیوں کہ اس سے قیامت کے دن اپنی رعایا کے بارے میں پوچھ گچھ ہو گی، ایسے طرز نظام کو خلافت علیٰ منہاج النبوت کہا جاتا ہے۔ یہی امن کا پیغام ہے، یہی اتفاق واتحاد کا مظہر ہے اور یہی فرقوں کو گوارا نہیں ہے۔

مذکورہ بالا چند نکات فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، ان میں سے اگر کسی ایک نکتے کو نظر انداز کر دیا جائے تو فرقہ بندی کا خاتمہ ممکن نہیں اور یہی فرقہ واریت کا واحد حل ہے۔ اس کے علاوہ لاکھ جتن کر لئے جائیں ہزار حربے استعمال کر لئے جائیں، بے سود رہیں گے، یہ کیسے ممکن ہے فرقے تو موجود رہیں، بلکہ پھلیں پھولیں اور فرقہ بندی ختم ہو جائے؟